THE MESSENGER
پیغام ملّر

ملک کے مسائل کا حل فوج کے ذریعہ ممکن نہیں: پروفیسر غفور

افغانستان کے پناہ گزینوں کی مدد پاکستان کا اسلامی فرض ہے

لندن ۔ جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر اور سابق وزیر پیداوار پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کو اس وقت جن مسائل کا سامنا ہے ان کا حل یہ نہیں کہ فوج مستقل طور پر رہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ملک کے مسائل کے حل کے لئے عام انتخابات لازمی ہیں۔ پروفیسر غفور احمد نے پاکستان اور دیگر کے ایک استقبالیہ میں خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے پاکستان کے سیاسی حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی تمام سیاسی پارٹیاں اس پر متفق ہیں کہ عام انتخابات سے پہلے بلدیاتی انتخابات نہیں ہونے چاہئیں۔

پاکستان کے عوام کسی آمر کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے

آئینی اداروں کا عدم استحکام پاکستان میں موجود بے چینی کی بڑی وجہ ہے: بریگیڈیر ایف آر خان

علاقائی صورتحال خراب ہونے کی ذمہ داری افغانستان پر ہوگی

پاکستان کا ایٹمی پروگرام صرف پرامن مقاصد کے لئے ہے

لندن ۔ پاکستان ...

پاکستان میں اب کوئی فرعون صفت انسان پیدا نہیں ہوگا

ہم ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ کر کے رہیں گے: چوہدری ظہور الہی

بریڈ فورڈ کے جلسہ میں پیپلز پارٹی کے حامیوں کے ہنگامے کی کوشش ناکام ہوگئی

بریڈ فورڈ ۔ پاکستان مسلم لیگ ...

پاکستان نے بھارت کے ساتھ حالیہ مذاکرات میں بھارتی مسلمانوں کا مسئلہ بھی اٹھایا تھا

پچھلی شاہنواز مذاکرات میں خاصی تلخی پیدا ہوگئی تھی

پاکستان نے اسلامی ملکوں میں بھارت کے خلاف پروپیگنڈے کا الزام مسترد کر دیا

نئی دہلی ۔ جون ...

برطانیہ کے بجٹ پر روس کی رائے

ماسکو ۔ ...

جنوبی ... شدید گرمی سے ... افراد ہلاک

سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے طیاروں کی پروازیں منسوخ کرنی پڑیں

کراچی ۔ ...

کیمپ ڈیوڈ نے سفارتخانہ بیت المقدس منتقل کیا تو ایران، الجزائر اور سعودی عرب تیل بند کر دیں گے

اسلامی ممالک کینیڈا کا سیاسی بائیکاٹ کریں: تنظیم آزادی فلسطین

کویت ۔ ...

اردن میں مصری کتابوں پر پابندی

عمان ۔ (رائٹر) حکومت اردن نے مصری حکومت کی تمام مطبوعات پر پابندی لگا دی ہے اور ان مصنفین کی کتابوں پر بھی پابندی عائد کر دی ہے جن میں مصر اسرائیل معاہدے کے حق میں مواد ہوگا۔ اس میں ... کتابیں بھی شامل ہیں۔

وقت کی آواز

پشاوری تکہ کباب

PESHAWARI TIKKA & KABOB
401 Donlands TORONTO
Take Out Services
425-5840

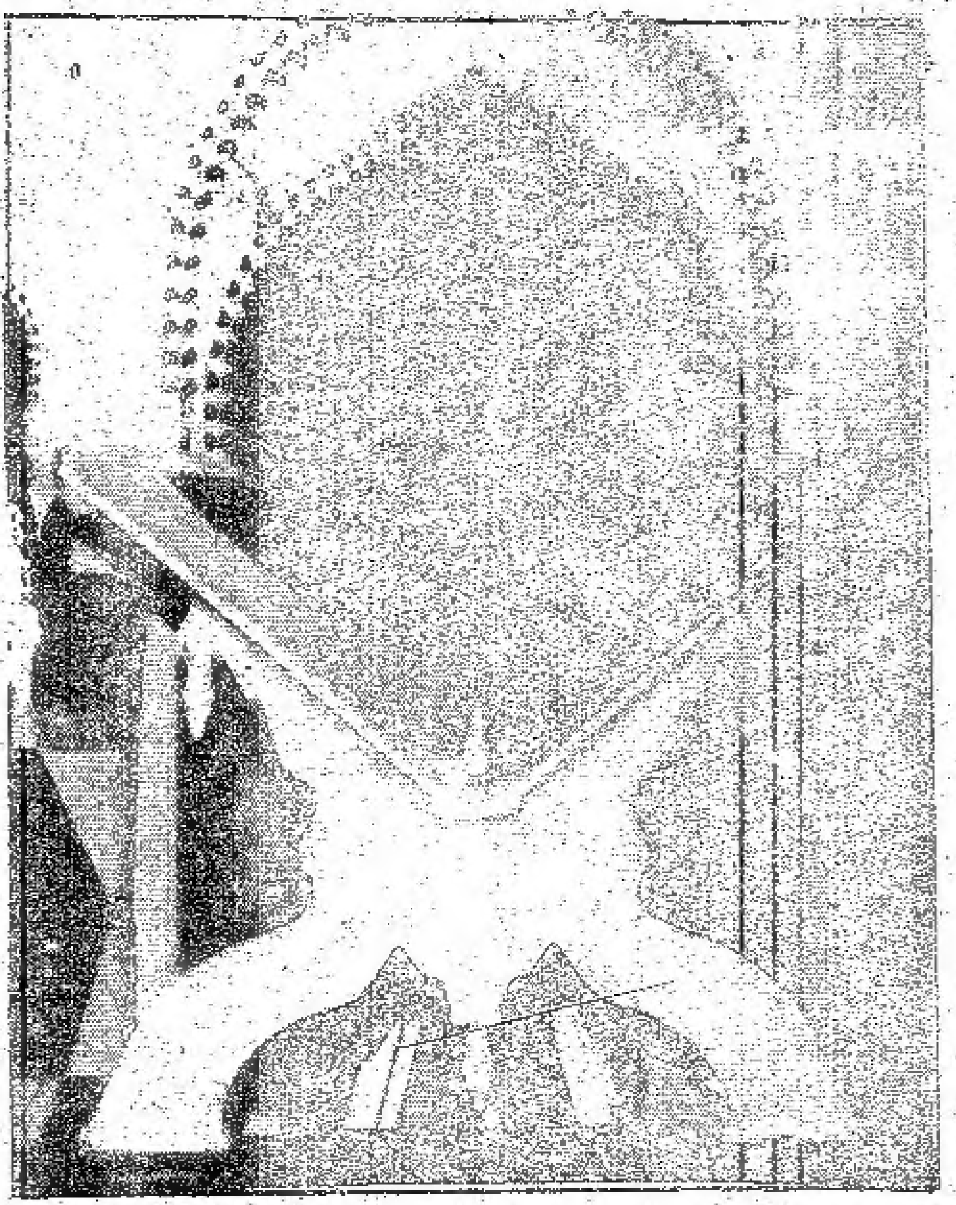

[illegible]

پیپلز پارٹی ہم خیال جماعتوں سے بات چیت کے لئے تیار ہے۔ مسز بے نظیر بھٹو

لاہور ـــــــ مس بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ترقی پسند جماعتوں میں اتحاد و اتفاق اس وقت کی اہم ضرورت ہے اور اس سلسلے میں پیپلز پارٹی ہم خیال جماعتوں کے ساتھ بات چیت کے لئے تیار ہے۔ [illegible]

ہاکی کے لئے آسٹرو ٹرف بچھانے کا حکم

اسلام آباد ـــــــ حکومت نے [illegible]

پاپیادہ سفر حج کا عزم!

[illegible]

شیریں جناح کالونی کا انہدام

[illegible]

میمن ۱۰۰ بستروں کا ہسپتال قائم کریں گے

کراچی ـــــــ پاکستان کی میمن برادری نے اعلان کیا ہے کہ عالمی میمن فیڈریشن کے زیر اہتمام دو سو بستروں پر مشتمل ایک جدید ہسپتال دو کروڑ روپے کی لاگت سے قائم کیا جائے گا۔ [illegible] ہسپتال کے لئے [illegible] روپے کا چندہ اکٹھا کیا جا چکا ہے۔ [illegible]

ادھی کے کنوئیں سے تیل برآمد ہو گیا

کراچی ـــــــ ادھی کے مقام پر [illegible]

We've taken a new look at Ontario's Planning Act.

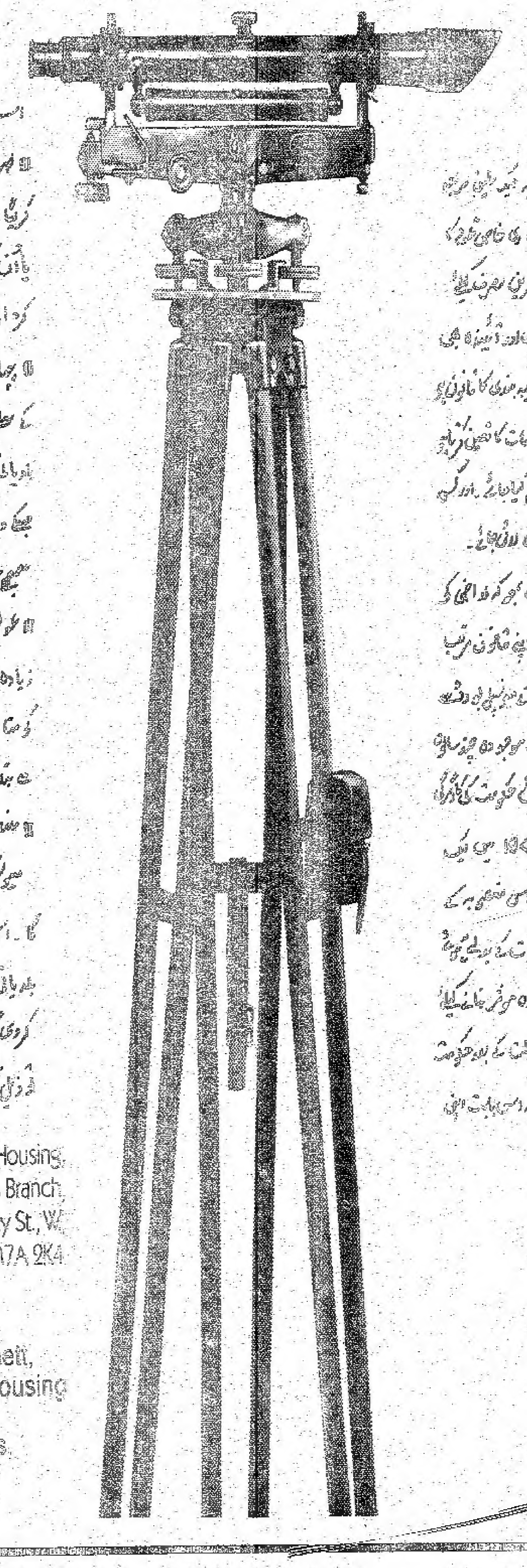

[illegible]

the Ministry of Housing,
Communications Branch,
56 Wellesley St., W.
Toronto, Ontario M7A 2K4

Ontario
Claude Bennett,
Minister of Housing
William Davis,
Premier

آپ کے شہر میں

کینیڈا میں رہنے والے تارکین وطن کی خبریں، سرگرمیاں، جلسے اور قرار دادیں

کیپیٹل ٹریول نے شکیل خان کے خلاف ممتاز مودی نے رٹ دائر کر دی

ٹورانٹو — کیپیٹل ٹریول ایجنسی ٹورانٹو اونٹاریو کی ایک مشہور اور جانی پہچانی ٹریول ایجنسی ہے۔ چند ماہ پیشتر یہ ایجنسی شدید مالی بحران کا شکار تھی۔ اسی وقت ممتاز مودی نے مبلغ ۵ ہزار ڈالر بطور قرض اس ایجنسی کو دیا۔ جیسا کہ ممتاز مودی نے بتایا کہ رقم کی واپسی حسب وعدہ ایک ماہ بعد ہو جانی چاہیے تھی لیکن متعدد تقاضوں کے باوجود رقم واپس نہ ملی۔ ممتاز مودی نے کہا کہ میرے سامنے یہی آخری حربہ تھا کہ میں رٹ دائر کر دوں۔

ولی خان کے بیان پر خواجہ سردار بٹ کا شدید احتجاج

ٹورانٹو: تحریک استقلال کینیڈا کے چیئرمین جناب خواجہ سردار بٹ نے پیپلز پارٹی کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے جہاں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا وہاں ولی خان کے ایک بیان پر کہ صوبائی خود مختاری ہونی چاہیے شدید احتجاج کیا۔

خواجہ سردار بٹ نے کہا کہ جب ولی خان نے صوبائی خود مختاری کا نعرہ لگایا تھا [illegible] کا انجام ہمارے سامنے ہے۔ کیا ولی خان اب صوبائی خود مختاری کا نعرہ لگا کر پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔

انشاء اللہ یہ اپنی سازشوں میں [illegible] کامیاب نہیں ہوں گے۔ حکومت نے [illegible] کیا یا پیپلز پارٹی کے ارکان کا [illegible] جو کچھ ہو رہا ہے [illegible]

آغا شاہی ٹریول ایجنسی کا ملازم جعلی ٹکٹیں فروخت کرنے پر پکڑا گیا

ٹورانٹو (نمائندہ خصوصی) معلوم ہوا ہے کہ [illegible] کو پولیس نے گرفتار کر لیا جو آغا شاہی ٹریول ایجنسی کا ملازم ہے اور جس پر جعلی ٹکٹیں فروخت کرنے کا الزام [illegible]

بادثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ [illegible] جعلی ٹکٹیں [illegible] خریدنے والوں کو [illegible] پکڑا گیا۔ [illegible] پولیس تفتیش جاری ہے۔

تحریک استقلال کینیڈا کے اراکین کا انتخاب

ٹورانٹو: ۱۰ جون کو تحریک استقلال کینیڈا کے ارکان کا چناؤ عمل میں آیا۔ جناب خواجہ سردار بٹ چیئرمین منتخب ہوئے جبکہ وائس چیئرمین جناب ایم افضال خان، جنرل سیکرٹری اور خزانچی کرنل انتظار احمد، سیکرٹری برائے اطلاعات جناب محمد حنیف۔

رمضان المبارک میں عمرہ کیجئے

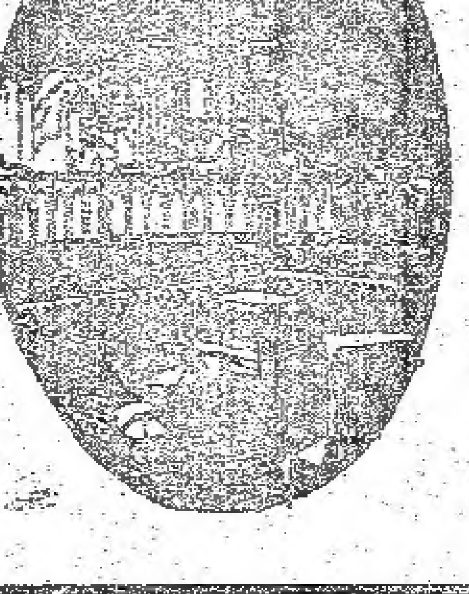

ٹورانٹو — یونیورسل ٹریول کے جناب [illegible] نے ایک ملاقات میں بتایا کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں ایک سہولت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے رمضان المبارک کے مہینے میں عمرہ کرنے والوں کیلئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔ ہر سال کی طرح اس دفعہ بھی عمرہ کرنے والوں اور حج کرنے والوں کیلئے خصوصی پیکج [illegible] ہر پہلو سے [illegible] مسلمان بھائی بہنوں کی خدمت کیلئے ان کے آرام کا خاص بندوبست کیا جا رہا ہے۔

ویسٹ ویلو کرکٹ کلب کی کامیابی

ٹورانٹو: ٹورانٹو جونیئر کرکٹ لیگ میں ویسٹ ویلو کرکٹ کلب نے اسکاربرو کونسل کی ٹیم کو ۸۰ رنز سے ہرا دیا۔ اس میچ کی خاص بات حسنین اختر کی شاندار بیٹنگ اور جاوید کی بولنگ تھی۔ [illegible] اور ۵۰ رنز بنا کر آؤٹ نہیں ہوئے۔ اور ۵ اوورز میں صرف ۱۵ رنز دے کر ۴ وکٹیں لیں۔ [illegible] ٹیم کے سامنے کوئی کھلاڑی جم کر نہ کھیل سکا۔ دوسرے میچ میں ویسٹ ویلو نے [illegible] کی ٹیم کو ۲۳ رنز سے شکست دی۔ اس میچ میں بھی حسنین اختر نے شاندار بولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۱۵ اوورز میں صرف [illegible] رنز دے کر ۵ وکٹیں لیں۔ عبدالرحمٰن نے [illegible] رنز دے کر ۳ وکٹیں لیں۔ [illegible] کا مظاہرہ کیا۔ یاد رہے کہ ویسٹ ویلو کی ٹیم نے کل ۸ میچ کھیلے ہیں اور صرف ایک میچ ٹورانٹو سے ہارا ہے۔ اس ٹیم کے کپتان سعادت خان نے ۲۵ رنز دے کر ۴ وکٹیں لیں [illegible] سامنے [illegible] کہ ویسٹ ویلو یہ لیگ ٹورنامنٹ جیت جائے گی۔

ایورسٹ کرکٹ کلب کی کامیابی

ایورسٹ کرکٹ کلب نے [illegible] نیشنل کرکٹ کلب کو دلچسپ مقابلے کے بعد شکست دے دی۔ نیشنل کرکٹ کلب کے کپتان نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا اور پوری ٹیم ۱۴۴ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ سلیم [illegible] شاندار بیٹنگ کرتے ہوئے [illegible] اشرف نے [illegible] اور ۳۰ رنز بنائے۔ جواب میں ایورسٹ کرکٹ کلب نے مطلوبہ رنز ۹ وکٹوں کے نقصان پر مکمل کر لئے۔

[illegible] عامر نے [illegible] ۲۰۳ وکٹیں لیں۔ نیشنل کرکٹ کلب کی [illegible] جعفری اور عابد رضوی نے [illegible] ایک ایک میچ [illegible] اس ٹیم کو [illegible]

اردو کی جلا و بقا کیلئے

اردو بولئے — اردو لکھئے — اردو پڑھئے

اور

فروغ اردو کیلئے پیغامبر کا مطالعہ کیجئے

پیغامبر کے خریدار بن کر اردو زبان کی حوصلہ افزائی کیجئے

چندہ:- سالانہ ۱۰ ڈالر، برائے امریکہ ۱۲ ڈالر
ششماہی ۶ ڈالر، برائے امریکہ ۷ ڈالر
سہ ماہی ۴ ڈالر، برائے امریکہ ۵ ڈالر

7 DELANO PLACE #10, SCARBOROUGH, ONT., M1N 1M3 CANADA

267-8006

THE MESSENGER

پیغامبر

(اسکاربرو (کینیڈا

7 DELANO PLACE No. 10
SCARBOROUGH, M1N 1M3
ONTARIO, CANADA
PHONE (416) 267-8006

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر

معاون: حسنین اختر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آپ سے

آج حرف آپ سے مخاطب ہوں۔ آپ جو ادیب ہیں، آپ جو شاعر ہیں، آپ جو مصور ہیں۔ آپ قلم کے ذریعہ تاریخ کا تاج و جدید کے بھالوں کے سر پر رکھ دیتے ہیں۔ آپ جو "دور تلوار ٹوٹ گئی" یا "خدا کی بستی" تخلیق کر کے دنیائے ادب کو نیا لباس پہنا دیتے ہیں۔ آپ جن نگاہوں کی خوشبو سے خوبصورت تخلیق کر کے معصوم لوگوں کی دنیا کو مسکراہٹوں کی خوشبو سے آشنا کرتے ہیں۔ جب آپ کی قلم کی [illegible] بیان کرتے کرتے نسوانی فطرت کی عکاسی کرتی ہے [illegible] لیکن آج آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا آپ کے قلم خشک ہو گئے ہیں۔ کیا آپ اب اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ کیا اب کوئی اقبال، فیض، ساحر، [illegible] نسیم حجازی کی طرح خیالات و ادب کے شہ پارے پیدا ہوں گے؟

ہمارے اپنے شہر ٹورانٹو ہی کو لیجئے۔ بہت قابل اور اچھے ادیب و شاعر یہاں ہیں۔ لیکن ان کا دور تخلیق نہیں۔ نہیں ہے وگرنہ موضوع کی کمی نہیں ہے۔ یہاں تو دو ہی طرح کے مضامین نظر آتے ہیں۔ بھٹو کی مخالفت یا پھر اس کی بے جا تعریف۔

بھٹو کو پھانسی دے دی گئی۔ اس کیلئے دعائے مغفرت کیجئے اور لِلّٰہ اب اسے باعث مذاق نہ بنائیں اور نہ ہی اس کی بے جا تعریف کریں۔ بھٹو کے علاوہ اور بھی موضوعات ہیں جن پر آپ بہت کچھ لکھ سکتے ہیں۔

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ وہ تمام مضامین شائع نہیں کئے جائیں جو بھٹو کے متعلق یا بھٹو کے دور حکومت کے متعلق ہوں۔ ایسے مضامین سے کسی طبقے کی دل آزاری ہوتی ہے۔ ہم نہیں چاہتے ہیں کہ ہمارے درمیان کوئی دیوار تعمیر ہو۔ آپ بھٹو کو اچھا سمجھیں یا برا سمجھیں۔ آپ بھٹو کو برا کہیں یا اچھا کہیں لیکن اس کی تبلیغ کسی طرح ہی مناسب نہیں۔ وہ جس ہی مرتبے کا بھی ہو [illegible] بات کا [illegible] دیتا ہے۔

گروسری، سبزیاں اور ہر قسم کے مصالحہ جات

نہایت ہی سستے داموں پر خریدنے کیلئے

ہمارے ہاں تشریف لائیے

PIRRI'S Fruitland MARKET
FRUITS—VEGETABLES—FLOWERS
FRUITS—LEGUMES—FLEURS

PHARMACY & LAWRENCE
SCARBORO, ONTARIO

TELEPHONE
759-0473

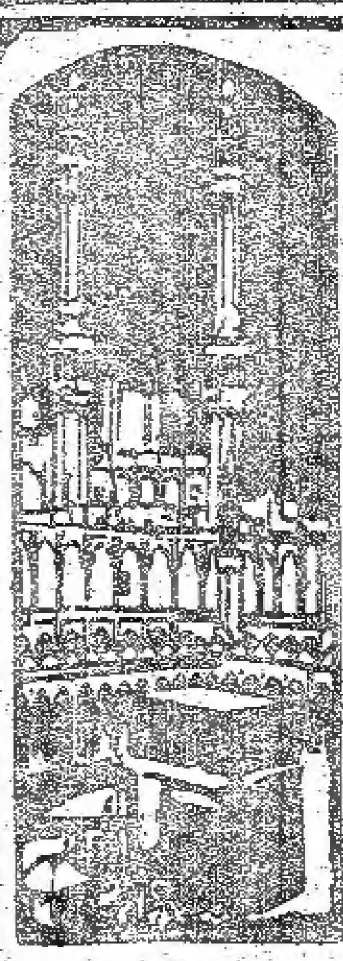

حج
بیت الله شریف

کراچی جدہ کراچی 543 کینیڈین ڈالر

لاہور جدہ لاہور 675 کینیڈین ڈالر

راولپنڈی جدہ راولپنڈی 705 کینیڈین ڈالر

کینیڈا کے پاکستانی، پاکستان میں مقیم اپنے عزیزوں کو حج ۱۹۷۹ء کی سعادت سے فیضیاب کرا سکتے ہیں۔ حج کے سفر کے لئے آپ کو اپنے عزیزوں کے نام ۹۰۰ ڈالر کا بنک ڈرافٹ اور ریٹرن ٹکٹ بھیجنا ہوگا۔ حج کے لئے درخواستیں دینے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء ہے۔

UNIVERSE TRAVEL AGENCY

3316 KEELE STREET — DOWNSVIEW, ONTARIO, CANADA, M3M 2H7

ZAHIR MODI 630-7393

There's more to buying or selling a car than you think.

When you're buying or selling a car privately, a handshake and bill of sale doesn't mean the deal is complete.

If you're the seller, it's in your best interest to make sure the change of ownership has been registered properly with the Ministry of Transportation and Communications.

If it hasn't, all parking tickets automatically go to you. If you ignore them you could be subject to arrest for failure to pay fines. You could also find yourself involved in a civil suit if the vehicle is in an accident after the sale.

If you're the buyer, it's also in your best interest to make sure the change of ownership has been registered. Both buyer and seller should visit a Ministry of Transportation and Communications licence-issuing office and transfer the ownership in person.

A free pamphlet, "Buying or Selling a Car Privately", is available at all MTC licence-issuing offices, or by writing Public and Safety Information Branch, Ministry of Transportation and Communications, 1201 Wilson Ave., Downsview, Ontario M3M 1J8.

James Snow,
Minister of Transportation
and Communications

Ontario

[illegible]

مانیں نہ مانیں

انا للہ وانا الیہ راجعون ــــــ الطاف حسین انصاری ...

ارے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں قومی اتحاد کا ... مرحوم بہت ذہین تھا ... ذہین ہوتا تو نظام مصطفےٰ الانزہ ... لگا کر لوگوں کو بے وقوف کیسے بناتا ــــ مرحوم نے ... پیجانہ گان ہی کچھ مولانا، کچھ پیر اور کچھ ... بیچارے تھے ... اللہ انہیں صبر جمیل کے ساتھ ساتھ ایک بار پھر ڈیڑھ ڈیڑھ اینٹ کی اپنی اپنی مسجدیں بنا کر اور ایک دوسرے کو کافر کا خطاب دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

ویسے مرحوم قومی اتحاد دل کا بھی مضبوط تھا ... کے بانکے ... نے اس کے سینے پر گولیاں چلائیں ... خون دیا ... ان کی ماؤں نے بین ڈالے لیکن مرحوم کی آنکھوں میں آنسو تک نہ آئے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ مرحوم سنگدل یا ظالم تھا ... نہیں بالکل نہیں ... مرحوم بڑی مضبوط قوت ارادی کے مالک تھے۔

مرحوم اتحاد صاحب ... کے بھی بہت ... تھے ... جلسے ... کے پیچھے ... اور ... پڑے ... مرحوم میں ... کوٹ کوٹ کر بھری تھی ... ان کا تھوں ... لطیفہ کون بھول سکتا ہے؟

بہر حال مختصر مرحوم بڑی خوبیوں اور صفات کے مالک تھے۔ اللہ انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ...

ع آسماں ان کی لحد پہ شبنم افشانی کرے

اصغر خان ... پاکستان ... کے ... پچھلے کئی سالوں سے سیاست دان بننے کی کوشش کر رہے ہیں ... لگی ... قومی اتحاد مرحوم ...

سیاسی طوطے ... بگڑ

سیاسی ٹولہ اصغر خان

تاثر

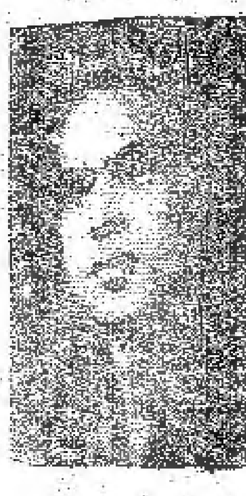

عتیق الرحمٰن

سنو
گپ شپ

سیاسی سمندر کی سطح پر ایک سکوت ایک سکوت طاری ہے ... کہ بے تکلف قسم کے اخباروں کے کونوں کھدروں سے کسی نہ کسی سیاسی راجہ کی چیاؤں چیاؤں یا دبی دبی سی آواز سنائی دیتی ہے ــــ پھر ... کبھی ... کے پریس ... زخمی ہونے کی خبر ملتی ...

ٹی وی پر بیٹھ ... دو نئے پرستار ... ایک چہرہ احمد ندیم قاسمی کا ہے اور دوسرا فیض احمد فیض کا ــــ قارئین کی اطلاع کے لیے عرض ہے ... قاسمی اور فیض میں جو شاعری وغیرہ کا دھندہ کیا کرتے تھے ــــ ... مالٹے ... سائیڈ بزنس کے طور پر اپنا لیا ہے ــــ اللہ برکت دے ...

پاکستان کی سیاسی ... اب لا اتنظام ... اپنے قائد اصغر خان کی اصغر خانیوں پر صدائے احتجاج بلند کر ... کر ... چپکے ... استقلال کی ...

EVERSHINE HOME IMPROVEMENT CO.
CALL AZHAR SHAIKH (416) 469-0904
پیغامبر کا حوالہ دینے پر 20 فیصد رعایت

فلمی فنکار غیر ممالک کے دورے پر جا رہے ہیں!

لاہور (نمائندہ خصوصی) عید کے دوران متعدد فنکار بیرون ملک جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں اداکاروں کے بیرون ملک کے یہ دورے فلموں کی شوٹنگ، سیر و سیاحت اور ذاتی مصروفیات کے سلسلے میں ہیں۔

[illegible]

یوسف خان نظام ڈاکو کے کردار میں!

[illegible]

ریکارڈ سنگر

[illegible]

کمال ایرانی نئی فلمی صنعت ڈھونڈ لی

[illegible]

تسلیم فاضلی کی بھارت روانگی

[illegible]

اردو اور انگلش میں بننے والی فلم میں مرکزی کردار ادا کریں گے!

[illegible]

ناچتی رہو

بمبئی میں ہیما مالنی کو پرستاروں سے جان چھڑانا مشکل ہو گئی

ہیما مالنی

[illegible]

فلمی مقابلہ نمبر ۲ کے صحیح جوابات

1. نجمہ اور شہلا گل
2. کسان کنیا
3. دی پوسٹ کنڈیشن۔ جاپان
4. بنی تحر
5. HAPPY BIRTH DAY TO YOU.
6. روحی بانو

آئندہ شمارے میں ملاحظہ کیجئے

- کون کیا ہے؟ سیاسی جماعتوں کی تعریف ایک بیباک قلم سے
- وہ جو اپنے گناہ کی .... سزا بن گیا
  برکت علی سلیمی کی ایک سچی داستان
- تم ہی بتاؤ کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے
  ایک مزاح / حسنین اختر کے قلم سے

اور دوسری بیشمار دلچسپیاں

"تازہ حلال گوشت ۔ تازہ حلال مرغیاں

ہر قسم کی اعلیٰ گروسری ۔ تازہ سبزیاں

ہر قسم کی کھانے پینے کی اشیا مثلاً آٹا، چاول دالیں لذیذ اور عمدہ مصالحہ جات، تازہ سبزیاں اور دوسرا سامان حاصل کرنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کر کے وقت اور پیسہ بچائیے۔

بہترین اور فوری سروس دیانتداری ہماری اہم خصوصیات ہیں

HOUSE OF HALAL MEAT
803 Danforth Avenue
Toronto, Ontario
Please Call ISMAIL At
461-2839

ایک اردو اخبار کے اجراء کیلئے پارٹنر کی ضرورت ہے۔ باذوق خواتین و حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

ALI. P.O. BOX 2114 STATION 'B' SCARBOROUGH ONT.

شعروں سے دل بہلایئے

لگتے ہیں جنہیں دوست بچو ان کے کرم سے
ہر دوست نیا زخم لگانے پہ تلا ہے
ندا بی۔ بالٹے

صد حیف کہ بیگانہ ہوئے ہم تیری خاطر
صد شکر کہ تجھ پر کوئی الزام نہ آیا
محمود حسین ہاشمی

وہ جیسے ہیں جو زخم خلق ہی پہ اپنی شمع ہوئے پگھل گئے
کبھی اپنی آگ میں جل گئے کبھی کسی کی آگ میں جل گئے
محمد علی مرزا، گوجر خانوی

خوشبو تھی ایسی باغ میں مدہوش ہو گیا
ٹھنڈی ہوا چلی تو میں پھولوں پہ سو گیا
ایم ایچ شیدائی

میرے خون آرزو کو وہ مجھ سے مانگنے والی
ابھی جو کچھ تک وہ آیا میری لٹ گئی جوانی
ظفر شباب

تم خواب میں بھی آئے تو منہ کو چھپا لیا
دیکھو جہاں میں پردہ نشیں ایسے بھی تو ہیں
محمد الطاف محمد بخاری

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے
اے۔ کے۔ چشم

کہاں ہے تو کہ ترے انتظار میں اے دوست
تمام رات سلگتے ہیں دل کے ویرانے
ایم نذیر عروس

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے
مشتاق شیخ

اذیت اور محبت کی سرحد پہ بڑی مدت تک
وقت گزرا ہے تو جینے کی ادا سیکھی ہے
وہ میرے لوگوں کے فراموش دروں میں تپ کر
اپنے جینے کے جلنے کی سزا سیکھی ہے
بشیر اصغر باجوہ

دل دے کے ہم نے ان کی محبت کو پا لیا
بے کار چیز دے کے دُرِ بے بہا لیا
طارق محمود

وہ جس سے آنکھ ملانے کا حوصلہ بھی نہیں
وہ میرے گھر میں ہی رہتا ہے دیکھئے کیا ہو
خالد رشید باز

ہم تمناؤں کی دنیا میں مگن رہتے ہیں
ہم کو نسبت ہے گلستاں سے نہ ویرانے سے
راجہ صغیر

منتظر ہیں جیسے بہاریں کہاں نہیں
بہاروں کی چاہت میں کھیلے خزاں سے
ظفر آفندی

میرے اندر چیزوں کی سی صدا ہے کوئی
اتنا چاہوں کہ زمانے میں نہ چاہے کوئی
جاوید راجہ

ہم دونوں دیکھتے رہے بندھن کا ٹوٹنا
تم مسکرا کے رہ گئے آنسو بہا کے ہم
علی جعفر

وہ دوستی کی آخری منزل بھی آ گئی
پہچان کر بھی ... ہم
محمد علی عزیز

ڈھونڈو گے ہمیں خواب میں جب ہم نہ رہیں گے
تم سامنے آئے بھی تو دیکھا نہ کریں گے
احمد خان

ٹوٹ جاتے ہیں بکھر جاتے ہیں
کانچ کے گھر ہیں مقدر اپنے
محمد رشید

گر ہم ہے سرپھروں کے ...
لیکن ... خم ہوئے
مظفر حسین شاہ

وقت کی آنچ میں پتھر بھی پگھل جاتے ہیں
قہقہے ٹوٹ کے اشکوں میں بدل جاتے ہیں
محمد اشرف

غزلیات

محترم جمیل بھائی!

السلام علیکم

استاد محترم جناب بشیر احمد حامد صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول کمالیہ اور پروفیسر میاں عبدالرزاق صنعم صدر شعبہ اردو گورنمنٹ کالج خانیوال کی غزلیات پیش خدمت ہیں۔ امید ہے آپ کسی قریبی اشاعت میں مناسب جگہ دے کر مجھے ممنونیت سے نوازیں گے اگر آپ نے میری حوصلہ افزائی فرمائی تو انشاءاللہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اپنے حلقۂ احباب میں میرا سلام پہنچے گا۔

نیک تمناؤں کے ساتھ
آپ کا مخلص
شاہد محمود

بشیر احمد حامد

پروفیسر میاں عبدالرزاق صنعم

کرب ہستی کی فضاؤں کا تقاضہ کیا ہے
ان سلگتی ہوئی چھاؤں کا تقاضہ کیا ہے

پھر سے آنگن میں چلی ہے یخ بستہ ہوا
اور اب سرد ہواؤں کا تقاضہ کیا ہے

مستقل درد کی لذت سے نوازا مجھ کو
یہ وفا ہے تو جفاؤں کا تقاضہ کیا ہے

قریۂ جاں کے چراغوں کو بجھا کر ہے لہو
رات کی تیز ہواؤں کا تقاضہ کیا ہے

ہم نکلتے ہیں خود گھر سے مگر جاتے ہیں
آج ساون کی گھٹاؤں کا تقاضہ کیا ہے

اب تو ہیں ہم سے ہوئے دور نکل آیا ہوں
بعد از وقت صداؤں کا تقاضہ کیا ہے

کھل گیا ہوگا درِ حق تو یقیناً حامد
دیکھنا ہے کہ دعاؤں کا تقاضہ کیا ہے

خامشی پھر فغاں نہ بن جائے
بے زبانی زباں نہ بن جائے

ہر جگہ پر ہیں ترے نقشِ قدم
ہر جگہ آستاں نہ بن جائے

چشم ریدہ ہوں خود نہ کھلواؤ
بات پھر داستاں نہ بن جائے

اس لئے وہ وفا نہیں کرتے
یہ بھی رسمِ جہاں نہ بن جائے

میری پلکوں پہ آنسوؤں کی لڑی
دارِ شب کہکشاں نہ بن جائے

ہم نے جس کو لہو دیا صنعم
وہ زمیں آسماں نہ بن جائے

رات کی دلہن

مرسلہ: شمع حسین

رات کا حسن اپنے جوبن پر تھا۔ اس کے ماتھے پر چاند کا جھومر لٹک رہا تھا، جس نے اس کے چہرہ پر پھیلی ہوئی تاریکی کو اجالے میں بدل دیا تھا۔ رات کی مانگ میں ستاروں کی افشاں چنی ہوئی تھی دامن میں کہکشاں کے جگنو جگمگا رہے تھے۔ ہر شے خاموشی کی چادر اوڑھے محو خواب تھی۔ صرف رات کی دلہن ...... اپنے پیا کے انتظار میں جاگ رہی تھی۔

فنکار

مرسلہ: تنویر اختر

فنکار تو دکھ درد کا مرکب ہوتا ہے۔ وہ اپنے لئے کبھی زندہ نہیں رہتا۔ اس کی خواہشیں، اس کی روح ازل سے بے چین ہوتی ہے۔ وہ مذہب، کلچر اور تہذیب کی بنیادوں سے ہٹ کر اخوت اور ملاپ کے گیت گایا کرتا ہے۔ جس میں ملن اور پیار کی روشنیاں ہوتی ہیں اور فنکار انہیں رنجشوں کے سیلاب میں بہتا چلا جاتا ہے۔ وہ جلتا ہے اور کسی سے کچھ نہیں کہتا۔ وہ کسی کیلئے بھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں لاتا۔ یہی اس کے کردار کی عظمت ہے۔ ادب بھی باتیں فنکار کو دوروں سے ممتاز کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں "فنکار کبھی نہیں مرتا"

کیا آپ کو معلوم ہے؟

ایڈورڈ لیڈیا جس نے مسلسل ۱۲۰ گھنٹے پن بال کھیل کر دنیا کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ یہ کھیل ۲۳ تا ۲۸ جنوری ۱۹۷۸ء میں اسپرنگ فیلڈ میں کھیلا گیا۔

From the Guinness Book of World Records

فلمی مقابلہ نمبر ۲ میں انعام پانے والے

پہلا انعام :	بیگم رفیق خان	ٹورانٹو
دوسرا انعام :	آنسہ رافیہ صدیقی	اسکاربرو
تیسرا انعام :	محمد عمران خواجہ	پکرنگ
خصوصی انعام :	م۔ س۔ شہزادہ	ٹورانٹو

رمضان المبارک کے احترام میں آئندہ شمارہ میں فلمی صفحات شائع نہیں کئے جائیں گے۔

ادارہ

یہ الگ بات ہے تعبیر نہ ہوں
ہر ذہن میں کچھ تاج محل ہوتے ہیں

فکر تعمیر اور جذبہ عمل ہو تو کیوں تعمیر نہ ہوں

Ideas

YOU'LL FIND INTERESTING AND VALUABLE!

- Money-Back Life Insurance
- Income Protection
- Mortgage Protection
- Retirement Funds
- Education of Children
- Conserving a Business Interest

A. RAHIM ANJAAN
245 Fairview Mall Drive
Willowdale, Ont. M2J 4T1
Tel. 752-0385
493-9560

Let me show you how you can benefit.
Get your life in shape.

SunLife OF CANADA

۱۳ جولائی
یوم شہدائے کشمیر

از۔ امان اللہ خان سیکرٹری جنرل۔ جموں و کشمیر محاذ آزادی

اس دن کشمیریوں نے ڈوگرہ ظلم واستبداد کے خلاف علم بلند کیا

تاریخی پس منظر

کشمیر کی تاریخ کوئی چھ ہزار سال پرانی ہے۔ اس اثنا میں اس کی سرحدیں بڑھتی اور گھٹتی رہیں لیکن جو علاقے ۱۴ اگست ۴۷ء کو ریاست میں شامل تھے وہ کم وبیش ہمیشہ اس کے حصے رہے ہیں۔ چودھویں صدی عیسوی میں ریاست میں مسلمانوں کی حکومت کی ابتداء سے قبل اس پر ہندوؤں، بودھوں، جین مت کے پیروکاروں اور آتش پرستوں کے اکیس خاندانوں نے حکومت کی تھی جن میں سے اٹھارہ خاندان مقامی تھے۔ اور ان کی حکومت کے دوران کشمیر ایک آزاد و خود مختار مملکت تھا۔ ان میں سے راجہ للتادتیا کی حکمرانی (۷۲۵ء سے ۷۵۲ء) تک کے دوران کشمیر برصغیر کی طاقتور ترین مملکتوں میں سے ایک تھا۔

کشمیر کا عروج وزوال

مسلمانوں نے ریاست پر ۴۸۰ سال حکومت کی۔ اس اثناء میں کشمیر ۲۳۰ سال تک ایک آزاد خود مختار مملکت رہا۔ اسی خود مختاری کے دوران کشمیری قومی اور انفرادی زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کے عروج تک پہنچے۔ سلطان شہاب الدین کے زمانے میں کشمیر کی سرحدیں شمال میں کاشغر (چین کے صوبہ سنکیانگ کا جنوبی حصہ) مغرب میں ہزارہ اور کوہستان، جنوب میں سرہند، مشرق میں تبت تک پھیل گئیں۔ شہاب الدین کے بارے میں ہی علامہ اقبال نے فرمایا ہے کہ کشمیر کی بدقسمتی یہ ہے کہ وہ دوسرا شہاب الدین پیدا نہ کر سکا۔ شہاب الدین کے خاندان (شاہمیری خاندان) کا ایک اور بادشاہ سلطان زین العابدین مملکت کی تاریخ کا عظیم ترین بادشاہ گزرا ہے۔ کشمیری آج بھی اس کا نام بڑی عقیدت سے لیتے ہیں۔ اور احتراماً اسے بڈشاہ (بڑا بادشاہ) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ بڈشاہ کے عہد میں کشمیر نہ صرف فوجی لحاظ سے برصغیر کی عظیم ترین مملکتوں میں سے ایک تھا بلکہ معاشی ترقی، سماجی انصاف اور فرقہ وارانہ مفاہمت کا اعلیٰ نمونہ بن گیا۔ اس کے علاوہ اسے علم و ہنر کا مرکز بھی تسلیم کیا گیا۔ چنانچہ برصغیر کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی طالب علم یہاں تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔ مصر، آذربائیجان اور گجرات (بھارت) میں اس کے سفارت خانے قائم تھے۔ الغرض بڈشاہ کے پچاس سالہ عہد حکومت (۱۴۲۰ تا ۱۴۷۰ء) کو تاریخ کا سنہری باب کہا جاتا ہے۔

بڈشاہ کی وفات کے بعد کشمیر پر زوال کا دور شروع ہوا۔ حکومت چک خاندان کے ہاتھ چلی گئی۔ چک خاندان نے اپنی کوتاہ نظری سے کشمیر میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلا دی۔ چنانچہ چکوں کے مظالم سے تنگ آکر کچھ شخص سلطان مغلوں کے دربار میں پہنچے۔ اور انہوں نے اپیل کی کہ وہ انہیں چک خاندان کے مظالم سے نجات دلائیں۔ اس وقت ہندوستان پر اکبر بادشاہ کی حکومت تھی اور وہ انتہائی خواہش کے باوجود کشمیر پر قبضہ نہیں کر سکا تھا۔ اب اسے موقع ہاتھ آیا تو اس نے کشمیر پر لشکر کشی کی۔ لیکن راجوری اور پونچھ کے مقامات پر اس کی فوج کو کشمیری فوج سے انتہائی شکستیں کھانی پڑیں۔ اکبر کی زندگی میں شاید یہ اس کی پہلی اور آخری شکستیں تھیں۔ آخر کار اس نے سیاسی سازباز کے ذریعہ کشمیر پر قبضہ کر لیا۔

مغلوں نے تقریباً دو سو سال تک کشمیر پر حکومت کی۔ اس اثناء میں انہوں نے کشمیریوں کی جنگجویانہ صلاحیتوں کو ختم کرنے کے لئے انتہائی ہوشمند اقدامات کئے تاکہ کشمیری ان کے خلاف بغاوت نہ کریں۔ انہوں نے ان میں مختلف طریقوں سے احساس کمتری پیدا کیا۔ ان کے رہن سہن اور لباس کو کچھ اس طریقہ سے تبدیل کیا کہ وہ انتہائی آرام طلب اور کاہل بن گئے۔ اور اس کاہلی نے آخر ان سے تمام جنگجویانہ خصوصیات چھین لیں۔

برصغیر کے مغل حکمرانوں کے زوال سے پہلے ہی کشمیر پر افغانستان کے درانیوں کا قبضہ ہو گیا۔ درانیوں کا دور صرف ۶۷ سال (۱۷۵۲ء تا ۱۸۱۹ء) رہا۔ کشمیریوں کے لئے ایک عذاب ثابت ہوا۔ افغان گورنروں نے مختلف بہانوں سے کشمیریوں کو لوٹا۔ درانیوں کے بعد کشمیر پر سکھوں کا قبضہ ہو گیا۔ سکھ راج صرف ۲۷ سال رہا۔ سکھوں نے افغانوں کے مظالم کے تمام ریکارڈ توڑ دیے۔ کشمیری جو صرف دو صدی قبل برصغیر کی طاقتور ترین، بہادر اور سب سے زیادہ ترقی یافتہ قوم تھے دو سو سالہ بدترین غلامی کی وجہ سے اپنی تمام صفات کھو بیٹھے۔

معاہدہ امرتسر

انیسویں صدی کے وسط تک برصغیر کے اکثر حصوں پر انگریزوں نے بالواسطہ طور پر قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن پنجاب پر سکھوں کی حکمرانی تھی۔ سکھ انتہائی بہادر اور جنگجو قوم ہے۔ ان سے انگریزوں کو خطرہ لاحق ہونا ایک لازمی امر تھا۔ چنانچہ انگریزوں نے مختلف طریقوں سے ان کو جنگ پر آمادہ کیا۔ اور اس جنگ کے نتیجے میں سکھوں کو شکست ہوئی جس کی اہم ترین وجہ ان کے ایک اعلیٰ فوجی افسر ڈوگرہ گلاب سنگھ کی غداری تھی۔

گلاب سنگھ جموں کے ڈوگرہ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ پنجاب کی سکھ فوج میں ایک اردلی کی حیثیت سے بھرتی ہوا۔ اور اپنی ذہانت کی وجہ سے خالصہ فوج کے اہم ترین عہدے تک پہنچ گیا۔ سکھوں اور انگریزوں کی لڑائی کے دوران جب اس نے محسوس کیا کہ انگریزوں کا پلہ بھاری ہے تو اس نے ان کے ساتھ خفیہ رابطہ پیدا کیا سکھ فوج کے راز ان تک پہنچائے۔ چنانچہ سکھوں کو شکست ہوئی۔ اور اعلان لاہور (۹ مارچ ۱۸۴۶ء) کے تحت کشمیر پر انگریزوں کا قبضہ تسلیم کر لیا گیا حالانکہ اس جنگ کے دوران انگریز فوج نے سرزمین کشمیر پر قدم تک نہیں رکھا تھا۔ اب گلاب سنگھ نے انگریزوں سے اپنی خدمات کا صلہ طلب کیا۔ چنانچہ انگریزوں نے ازراہ مہربانی کشمیر کو صرف پچھتر لاکھ روپیہ نانک شاہی کے عوض گلاب سنگھ کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ ایک قوم کی خرید و فروخت کا یہ سیاہ کارنامہ ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ء کو انجام دیا گیا اور اسے معاہدہ امرتسر کے نام سے موسوم کیا گیا۔ لاکھوں انسانوں پر مشتمل ایک قوم کی یہ خرید و فروخت انسانی تاریخ کے سیاہ ترین ابواب میں سے ایک ہے۔ چنانچہ اس کے خلاف کچھ باضمیر انگریزوں نے برطانوی پارلیمنٹ میں بھی آواز اٹھائی۔ لیکن ان کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ اس واقعے کے بارے میں علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا ہے۔

شعر: دہقان وکشت وجوئے وخیابان فروختند
قومے فروختند وچہ ارزان فروختند

ڈوگرہ راج

کشمیر پر مکمل قبضہ کرنے کے لئے گلاب سنگھ کو کافی پاپڑ بیلنے پڑے۔ اس کے خلاف میرپور، راجوری اور پونچھ کے مسلمانوں نے بغاوت کی تو اس نے ان پر ایسے مظالم ڈھائے جن کی تاریخ میں بہت کم مثالیں ملتی ہیں۔ اس نے مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ یہاں تک کہ پونچھ کے دو سرکردہ لیڈروں سردار سبز علی خان اور سردار ملی خان کی زندہ کھالیں اتاری گئیں۔ اور ان کی لاشوں کو ایک چوراہے پر الٹا لٹکایا گیا تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔

گلاب سنگھ نے تھوڑی ہی مدت حکومت کی اور مر گیا۔ اسی دوران اس نے لداخ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا کمانڈر جنرل زور آور سنگھ لداخیوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ گلگت اور بلتستان سکھوں کے زمانے میں ہی ان سے باغی ہو گئے تھے اور مقامی راجوں اور نوابوں کی نیم خود مختار حکومتیں بن گئی تھیں۔ گلاب سنگھ نے ان علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو گلگت کے میر گوہر امان اور بلتستان کے راجہ احمد علی شاہ نے اسے شکست دی۔ اس کے بعد گلگت پر ڈوگروں اور انگریزوں کا مشترکہ حملہ ہوا۔ لیکن گوہر امان نے اسے بھی شکست دی۔ اور ڈوگرہ اور انگریز فوج کو تہ تیغ کر دیا۔ گوہر امان کی وفات کے بعد انگریزوں نے لڑاؤ اور حکومت کرو کی اپنی مشہور زمانہ پالیسی اختیار کر کے گلگت اور بلتستان پر قبضہ کر لیا۔ لیکن انہیں وہاں کے نوابوں کی نیم خود مختار حیثیت تسلیم کرنی پڑی۔ اس طرح گلگت، بلتستان اور لداخ کے علاقے معاہدہ امرتسر کے تقریباً چالیس سال بعد انگریزوں کی مدد سے ڈوگرہ کی تحویل میں آگئے۔

گلاب سنگھ کا بیٹا رنبیر سنگھ بھی اپنے باپ کی طرح ظالم، لالچی اور بددیانت تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گلاب سنگھ نے جو رقم انگریزوں کو کشمیر کی قیمت کے طور پر دی اس کا ایک بڑا حصہ اس نے سکھوں کے خزانے سے چرایا تھا۔ وہ لوگوں سے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بھی رشوتیں لیتا تھا۔ رنبیر سنگھ نے ایک قانون بنایا تھا جس کے تحت ایک مسلمان کی جان کی قیمت صرف اٹھائیس روپے رکھی گئی تھی۔ کوئی بھی شخص کسی مسلمان کو قتل کر کے صرف اٹھائیس روپے سرکاری خزانے میں داخل کر کے سزا سے بچ سکتا تھا۔ ۱۸۸۴ء میں جب کشمیر میں قحط پڑا تو مسلمانوں کا ایک وفد رنبیر سنگھ کے دربار میں حاضر ہوا اور اس سے اپیل کی کہ وہ عوام کے لئے اناج کا مناسب انتظام کرے۔ رنبیر سنگھ نے غصے میں آکر حکم دیا کہ تمام افراد کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ وفد کے افراد کو ایک کشتی میں لاد کر جھیل ولر میں ڈبو دیا گیا۔ رنبیر سنگھ کے بعد اس کا بیٹا پرتاپ سنگھ تخت نشین ہوا وہ اگرچہ ایک رحمدل انسان تھا لیکن افیون کا عادی ہونے کی وجہ سے وہ ہمیشہ نشے میں دھت رہتا تھا۔

مسلمانوں کی بیداری

کہتے ہیں جب ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے تو مظلوم کے دل میں بغاوت کی چنگاریوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان مسلسل مظالم سے تنگ آکر کشمیری مسلمانوں نے ہاتھ پیر مارنے شروع کئے وہ انگریز سیاحوں کے ذریعہ حکومت برطانیہ تک اپنی داستان غم پہنچاتے۔ ۱۹۲۴ء میں انہوں نے وائسرائے ہند کو ایک یادداشت بھیجی جس میں کشمیری مسلمانوں کے مطالبے درج تھے۔ یہ مطالبے درج ذیل تھے۔

۱۔ مسلمان کسانوں کو ان کی زمینوں پر مالکیتی حقوق دیئے جائیں۔

۲۔ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں میں مناسب حصہ دیا جائے۔

۳۔ مسلمانوں کو حصول تعلیم کے لئے مناسب مراعات دی جائیں۔

۴۔ بیگار (بغیر معاوضے کے جبری محنت) کو ختم کیا جائے۔

۵۔ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کی توسیع کی جائے اور

۶۔ ان مسجدوں کو مسلمانوں کے حوالہ کیا جائے جن پر حکومت نے جبری طور پر قبضہ کر کے انہیں مقفل کر رکھا ہے یا گوداموں میں تبدیل کر دیا ہے۔ سرینگر کی ایک مشہور مسجد کو مہاراجہ کے گھوڑوں کے اصطبل کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

اس یادداشت پر کشمیر کے سرکردہ مسلمانوں خواجہ سعدالدین شال، نور شاہ نقشبندی، آغا سید حسن شاہ جلالی، حسن شاہ نقشبندی کے علاوہ سرینگر کے دونوں میرواعظوں نے دستخط کئے تھے۔ وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ نے مہاراجہ کشمیر کو مشورہ دیا کہ وہ ان مطالبات پر منصفانہ غور کرے۔ مہاراجہ نے الزامات اور مطالبات کی تحقیقات کے لئے اپنے حواریوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جس نے تحقیقات کے بعد اعلان کیا کہ الزامات بے بنیاد اور مطالبات غیر معقول ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی سرکوبی شروع ہوئی۔ دونوں میرواعظوں کی مراعات اور آغا جلالی کی جاگیر چھین لی گئیں اور خواجہ سعدالدین شال اور نور شاہ نقشبندی کو ملک بدر کر دیا گیا۔ خواجہ سعدالدین شال نے لاہور میں پناہ لی۔ وہاں اپنی تحریک کو جاری رکھا۔

ان کی کوششوں سے لاہور میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی بنی جس میں نواب سلیم اللہ آف ڈھاکہ، ڈاکٹر اقبال، محمد دین فوق، خان بہادر رحیم بخش، میاں امیرالدین اور قادیانی فرقے کے سربراہ نے اہم کردار ادا کیا۔ جو خاندان کے سوا باقی تمام افراد کے آباؤ اجداد کشمیر سے قحط کے دوران ہجرت کر کے آئے تھے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی مختلف ذرائع سے کشمیری مسلمانوں کے حالات باقاعدہ حکومت برطانیہ تک پہنچاتی رہی۔ ۱۹۲۵ء میں پرتاپ سنگھ کا بھتیجا ہری سنگھ تخت نشین ہوا۔

۱۹۳۰ء میں جموں میں مسلمان نوجوانوں نے ینگ مسلم ایسوسی ایشن بنائی۔ بنیادی طور پر ایک سماجی تنظیم ہونے کے باوجود اس تنظیم نے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کے حصول کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے۔ سیاسی دوران سرینگر میں چند تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں نے فتح کدل ریڈنگ روم اینڈ لائبریری قائم کی جو مسلمان نوجوانوں کے لئے مل بیٹھ کر ریاستی مسلمانوں کی زبوں حالی دور کرنے کے لئے غور و خوض کرنے کا مرکز بن گئی۔ ان نوجوانوں میں شیخ محمد عبداللہ سب سے آگے تھے۔ شیخ محمد عبداللہ ریاست میں ایم ایس سی کرنے والے پہلے مسلمان تھے لیکن انہیں صرف سکول ماسٹری پیش کی گئی جبکہ اسی ڈگری کے حامل ان کے ایک ہندو ہم جماعت کو براہ راست پروفیسر بنایا گیا تھا۔ شیخ صاحب نے چند ماہ بعد سکول ماسٹری چھوڑ دی اور اپنی توجہ ریاستی مسلمانوں کی بہبود کے لئے جدوجہد کرنے کی طرف دی۔ جموں کے مسلمانوں میں ایک نوجوان وکیل چوہدری غلام عباس تیزی سے آگے بڑھے اسی اثناء میں کچھ واقعات ایسے ہوئے جس سے مسلمانوں کے جذبات بھڑک گئے۔ جموں میں ایک ہندو پولیس افسر نے جامع مسجد کے امام کو جمعہ کا خطبہ دینے سے منع کیا۔ ایک جگہ قرآن حکیم کی بے حرمتی کی گئی اور [illegible] اس انکار کرنے پر سرکاری حکام نے مسلمانوں کو مظالم کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے خلاف ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن اور انجمن اسلامیہ جموں نے احتجاج کیا۔ اس احتجاج کی خبر جب سرینگر پہنچی تو ریڈنگ روم پارٹی نے ایسوسی ایشن کے ایک وفد کو سرینگر آنے کی دعوت دی۔ تاکہ کوئی مشترکہ لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔ چنانچہ جموں سے چوہدری غلام عباس، مستری یعقوب علی اور سردار گوہر رحمان پر مشتمل ایک وفد سرینگر پہنچ گیا اس سے قبل کشمیری مسلمانوں کا ایک وفد جس میں شیخ محمد عبداللہ بھی شامل تھے، مہاراجہ سے مل چکا تھا۔ دوران گفتگو مہاراجہ اور شیخ محمد عبداللہ کے درمیان تلخ کلامی بھی ہوئی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ مسلمان رعایا میں سے کسی نے مہاراجہ کے ساتھ اس ترش لہجے میں بات کی تھی۔

۱۳ جولائی کا واقعہ

جموں کا وفد جون ۱۹۳۱ء کے اواخر میں سرینگر پہنچا۔ دونوں پارٹیوں نے باہمی مشورے سے یہ فیصلہ کیا کہ جموں اور کشمیر کے مسلمان نوجوانوں پر مشتمل ایک وفد ایک بار پھر مہاراجہ سے ملے اور اس سے دو ٹوک بات کرے۔ چنانچہ ۷ افراد پر مشتمل ایک وفد ترتیب دیا گیا۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ وہ مہاراجہ سے ملنے سے پہلے سرینگر کے سرکردہ مسلمانوں سے بھی مشورہ کرے۔ سرینگر میں جمعہ کی نماز کا ایک اہم اجتماع خانقاہ معلیٰ میں ہوتا ہے۔ چنانچہ مجوزہ وفد کے افراد بھی نماز پڑھنے وہاں گئے۔ تاکہ نماز کے بعد وہاں موجود اکابرین سے مشورہ کر سکیں۔ نماز کے بعد وفد کے اراکین اور اکابرین مسجد سے متصل ایک کشمیری بزرگ کے ہاں گئے تاکہ وہاں تفصیلی گفتگو کی جائے۔ لیکن مسجد سے لوگوں کے چلے جانے سے پہلے ہی صوبہ سرحد کے ایک نوجوان عبدالقدیر نے ایک جوشیلی تقریر کے ذریعہ مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ مہاراجہ سے ملنے اور اس سے اپنے حقوق کی بھیک مانگنے کی بجائے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کریں۔ تقریر کے بعد پولیس نے عبدالقدیر کو گرفتار کر لیا۔ اور بغاوت کے الزامات پر مبنی مقدمہ قائم کیا۔ وفد نے احتجاج کے طور پر مہاراجہ سے اپنی مجوزہ ملاقات منسوخ کر دی۔

۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو عبدالقدیر کی پیشی تھی عوامی جذبات کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے حکام نے فیصلہ کیا کہ عبدالقدیر کو عدالت میں پیش کرنے کی بجائے عدالت جیل کے احاطے کے اندر لگائی جائے یہ خبر سنتے ہی لوگ جوق در جوق جیل کی طرف روانہ ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں ہزاروں کا مجمع ہو گیا۔ عوام نے مطالبہ کیا کہ عبدالقدیر پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ حکام کے انکار پر سینکڑوں افراد جیل کی بڑی دیوار پھلانگ کر اندر پہنچ گئے۔ حکام نے فوج طلب کی جس نے آتے ہی اندھا دھند گولیاں برسانی شروع کیں جس سے اکیس افراد موقعے پر ہی شہید اور چالیس

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

پیغامبر، پڑھیے اور تنقید کیجیے، ہم نقاد کی قدر کرتے ہیں، آپ کی تنقید ہماری کامیابی ہے۔

"The Messenger" July 7, 1979 pg. 9

آپ سے کیا پردہ

آصف مرزا ڈوٹھو

ابراہیم لنکن نے کسی دعوت میں حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے سوال کیا "اگر کسی گدھے کی دُم کو اس کی ٹانگ فرض کر لیا جائے تو اس گدھے کی کُل کتنی ٹانگیں ہوں گی" حاضرین نے جواب دیا "پانچ" لنکن نے برجستہ کہا "غلط! ہم کسی بھی حقیقت کو فرض نہیں کر سکتے" واقعی حقیقت کو فرض کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، فرض تو اسے کیا جاتا ہے جس کی حقیقت معلوم نہ ہو یا جو حقیقت نہ ہو۔

اگر ہم کہتے ہیں کہ "فرض کیجئے بھٹو زندہ ہوتے تو پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا" یہ مغالطہ ہے بالکل غلط۔ یہاں پر فرض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک بھٹو زندہ رہے تو پاکستان پاکستان ہوتا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہر عاقل و بالغ انسان فرض کے مطلب سے واقف ہے۔ اس کے باوجود کل سرِعام ایک صاحب نے پوچھ لیا "فرض کیجئے جماعت اسلامی اقتدار میں آگئی تو کیا ہوگا؟ آپ کا کیا خیال ہے؟"

ہمارے خیال میں تو یہ سوال ہی غلط ہے۔ اس سے ہماری مراد یہ نہیں کہ ان صاحب نے "فرض" کیوں کہا۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہی نہیں کہ جماعت اسلامی ایک حقیقت نہیں۔ اب رہی بات "فرض" کرنے کی تو صاحب! ہم سیدھے سادے مسلمان ہیں، ہمیں صرف فرائض یاد ہیں توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج اب رہی بات کسی اور فرض کی مثلاً پیپلز پارٹی کے خلاف آواز اٹھانا جہاد ہے یا مولانا مودودی کی آواز پر لبیک نہ کہنا نعوذ باللہ مسلمان کو کفر کی راہ پر گامزن کرتا ہے یا پاکستان کے ہر نئے سربراہ کی شان میں یہ کہنا "آپ امیر المومنین ہیں" کارِ ثواب ہے۔

صاحب آپ کچھ بھی سمجھیں ہم تو کہیں گے کہ

مولانا مودودی نے تفہیم القرآن لکھ کر اپنی عاقبت سنوار لی

بھٹو کو اپنی عاقبت کا خیال نہ رہا وہ پاکستان کی عاقبت سنوارتے سنوارتے گزر گئے۔

مودودی مسلمانوں کیلئے زندہ ہیں ــ بھٹو پاکستانیوں کیلئے زندہ تھے پیپلز پارٹی کیلئے فنا ہو گئے۔

اللہ کے نزدیک کون سا عمل قابلِ تحسین ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے ہم مولوی نہیں کہ فتویٰ صادر فرما دیں

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ماہ رجب کی ۲۷ ویں تاریخ......

شب معراج وہ برکتوں والی رات ہے جس کی تاریکیوں میں ہجرت سے کچھ عرصہ پیشتر تاریخ عالم کا عجیب و غریب واقعہ پیش آیا تھا۔ یہ محیر العقول واقعہ معراج النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاک نام سے مشہور ہے۔ عقل انسانی اس واقعہ سے حیران و ششدر رہ جاتی ہے۔ کسی انسان کے بس کی یہ بات نہیں کہ زمان و مکان کے فاصلے یکسر مٹا دے اور اسباب و علل کی پابندیاں ختم کر دے لیکن:

"پاک وہ ذات ہے جس نے اپنے بندے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ انہیں اپنی عجائبات دکھائیں، وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔"

(القرآن الحکیم)

قرآن حکیم کے مذکورہ بالا صریحی ارشاد اور مستند احادیث اور آثار کے مجموعی قرائن و حقائق کی روشنی میں یہ صاف معلوم ظاہر ہے کہ معراج النبی کا واقعہ جسمانی ہوا ہے۔

دنیا کے قدیم فلسفہ اور سائنس دان بھی کچھ ہی کو ماننے کو مادے سے کوئی نہیں نکل سکتا۔ فطرت کی زنجیروں کو کوئی توڑ نہیں سکتا تھی کہ دور حاضر کے مفکرین کے لئے بھی ایک عرصے تک یہ واقعہ ہدف تنقید بنا رہا ہے اور اس کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے لیکن اسلام کی سچائی اور حقانیت کا یہ تقاضا ہے کہ عقل انسانی کو بھی مطمئن کرے اور تقاضوں کو [illegible] کے مقابلے میں کوئی حق بات سامنے آ سکتی [illegible] کہ وہ بات حق نہیں ہے۔ انسان کا دائرہ فکر [illegible] قوت پرواز سے ہر مقام پر نہیں پہنچ سکتا اور کائنات کے رموز و اسرار اور حقائق کا پوری طرح احاطہ کر لینا اس کے بس کی بات نہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ سائنس کی حیرت انگیز ترقی نے [illegible] بے شمار محیر العقول کارنامے انسانی ذہن کی [illegible] ہیں اور حقائق کی ایسی دلکش تصویر سامنے رکھ دی ہے کہ جس پر شک و شبہات کا غبار بھی نہیں پڑ سکتا۔ بجلی اور بھاپ کی قوتوں نے دنیا میں تصرف کی اور حیرت انگیز ایسی عظیم شاہراہیں کھول دی ہیں جو گذشتہ صدیوں کے انسانوں کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں آ سکتی تھیں۔ یہ اور بجلی اور برقی کی قوتیں ہم ہر روز مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ فطرت کی یہ خاموش سرگرمیاں ہماری عقل کو حیرت میں ڈالتی ہیں، آخر یہ بھی تو حیرت انگیز باتیں ہیں۔ ان پر کوئی کیوں کر یقین کر سکتا ہے!

ہمارے یہی اہل فکر جو ان نگاہوں سے ان تماشوں کو دیکھ چکے ہیں کہ تمام دنیا کے اوقات اور پرندوں کی سرگرمیوں اور ان کی حیرت ناک کیفیتوں پر یقین کا دعویٰ رکھتے ہیں لیکن خالق کائنات کو کسی مشین پر کی مدد کے بغیر قدرت کاملہ کا تصور نہیں کر سکتے تو ان کی تحقیق کے بعد جب ان کے دل پر ایک روشنی پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح وہ اس حقیقت کو مانتے ہیں۔ [illegible] اور ایک حقیقت بن کر ابھر آتی ہے۔

[illegible]

[illegible] یہ کہ انسانی ترقی [illegible] کو [illegible] یہی سنت ہے جو [illegible]

تفصیل سے کہ ملتی ہے کہ صدیق اکبرؓ جس طرح کی اس رات کی [illegible] مشرکین مکہ کے دل اور زبان کو یہ دعوت تھے تاہم انہوں نے ہجرت کی اور بیت المقدس کے متعلق ایک ایک تفصیل پوچھی اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو کبھی بیت المقدس نہیں دیکھا تھا مگر ہر سوال کا جواب دیا۔

ٹھیک ٹھیک دے دیا۔ اور بھی ایسی باتیں بتائیں جو اس سفر کے سچے ہونے پر دلالت کرتی تھیں۔

ایک روایت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ معراج کی واپسی میں قریش کے ایک تجارتی قافلے سے آپ کی ملاقات ہوئی اور ان کے ساتھ کچھ واقعات پیش آئے جب لوگوں نے جھٹلایا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا قافلہ کل پرسوں تک آ جانے گا۔ ان سے پوچھ لینا۔ چنانچہ وہ آیا اور اس نے تصدیق کی ـــ یہی روایت ایک

[illegible] یہ ہے کہ کفار دوڑتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس بیٹھے بیٹھے کہہ رہے ہیں کہ رات کو بیت المقدس گئے اور لوٹ آئے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا اگر واقعی آپ فرماتے ہیں تو بالکل سچ ہے اور حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا میں تو آپ کو سچا جانتا ہوں اور اس پر ایمان لاتا ہوں۔

کفار نے کہا، تم کھلم کھلا ایسی خلاف عقل بات کو کیوں کر سچ سمجھتے ہو۔ جواب دیا میں تو اس سے بھی زیادہ خلاف عقل بات پر یقین رکھتا ہوں ـــ میں تو یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ہر روز آپ کی خدمت اقدس میں آسمان سے فرشتے اترتے ہیں۔ اسی روز سے حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق ہو گیا۔

جن کو خدا تعالیٰ کی قدرت اور اختیار میں کوئی شبہ نہیں اور وہ اسے قادر مطلق مانتے ہیں۔ ان کے لئے اس محیر العقول واقعہ میں کوئی تردد و خدشہ پیدا نہیں ہوتا وہ اسے ناممکن نہیں جانتے۔

ظاہر ہے کہ جس خدا نے اسباب و علل پیدا کئے ہیں وہ ان اسباب و علل کو معطل بھی کر سکتا ہے، پھر کیا معلوم کہ ان اسباب و علل کے پیچھے ایک اور اسباب و علل کا سلسلہ ہو جس تک عقل انسانی کی رسائی ابھی تک نہیں ہو سکی۔ جس خدا نے زمان و مکان کی قیدیں مقرر فرمائی ہیں۔ وہ تمام قیدیں اٹھا بھی سکتا ہے۔

ہمارے اس دور میں یہ ساری "ناممکن" ممکن ہو گئے ہیں۔ آج کا انسان، دونوں کے سہارے حیرت انگیز کارنامے انجام دے رہا ہے۔ اس نے زمان و مکان کی وسعتیں سمیٹ لی ہیں۔ کرۂ ارض کے دائرہ کو توڑ کر کہیں آگے نکل چکا ہے۔ چاند پر زہرہ پر اور مریخ پر کمندیں پھینک رہا ہے۔ اور اپنی گوشت پوست کے ساتھ خلاء میں چہل قدمی کر رہا ہے۔ چنانچہ آج ہمارے دور میں معراج کی حقیقت اور سیر ملکوت کی حقیقت کو سمجھنا اور بھی آسان ہو گیا ہے۔ اگر عہد حاضر کا انسان نبی مرسل فخر موجودات آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ و مقام کو اسی طرح سمجھ کر آگے قدم بڑھائے تو کیا بعید کہ اس کے سامنے معراج کے نئے نئے زاویے روشن ہوں اور فکر انسانی ان سے فروغ پائے۔ خدا کی مرضی ہو یہی ہے کہ اسے تسخیر کیا جائے۔ پہاڑ، صحرا، سلطنت، دریا، بحری، خشکی اور آسمان بندۂ مومن کے لئے تعلیم کی تختیاں ہیں۔ بیشک یہ زمین یہ سب خدا کی [illegible]

(قرآن حکیم)

معراج شریف کے پاک اور صادق واقعہ کا ایک پہلو یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے دل کے ساتھ اس امر واضح حقیقت کا اعتراف کرے کہ سرکار دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی طور پر معراج ہوئی اور یہ مقدس واقعہ اگرچہ محیر العقول اور عجیب و غریب ضرور ہے لیکن اپنی حقانیت و سچائی کا زندہ جاوید شاہکار ہے۔

اس مقدس واقعہ کا دوسرا سبق آموز
من حیث القوم ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا ہے

کہ ویسے بھی دینی اور اسلامی فلسفہ کے اعتبار سے [illegible] کا کوئی عمل اور کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے۔ جس کی روح ہمارے ضابطہ حیات کے ساتھ متعلق نہ رکھتی ہو تا کہ اس کو یہ بات کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے علاوہ عیدین کی تقاریب منانے میں جب کوئی تحقیق ہوا کرتی ہے تو معراج النبیؐ کے مقدس واقعہ سے ہم کیا سبق حاصل کر لیں گے ـــ یہی سوال کا بدیہی اور صاف جواب یہی ہے کہ "معراج النبیؐ" ہمیں تسخیر کائنات کا سبق دیتی ہے اور کہ انفس و آفاق پر حکمرانی کرنے کا درس دیتی ہے۔

اقوال زریں

- اچھی بات صدقہ ہوتی ہے۔
- مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔
- جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔
- قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔
- سب سے بڑی دانائی پرہیزگاری ہے۔

طاہر یوسف ندیم

- دنیا میں اپنی زندگی کا کوئی خاص مقصد قرار دیجئے کامیاب لوگوں کا ہمیشہ ایک اچھا اصول رہا ہے۔
- ایک منٹ کی آدمی جو ضائع کرتا ہو وہ ساری زندگی کا مزہ نہیں
- جہالت کے اندھیروں میں علم روشنی کا مینار ہے۔

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

فرض کیجئے، خدانخواستہ آپ کا کوئی عزیز سخت بیمار ہے آپ اسے ڈاکٹر کو دکھلاتے ہیں، ڈاکٹر دیکھ کر اس کی صحت کی جانب سے مایوسی کا اظہار کرتے ہیں، یہ سن کر آپ کے دل پر کیا گزر جاتی ہو! آپ کس قدر پریشان و غمگین ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ ساری تدبیریں جو آخری موقع پر کی جاتی ہیں۔ ان کے کرنے پر آپ آمادہ ہو جاتے ہیں! آپ خوب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر علم غیب پر واقف نہیں۔ ڈاکٹر کی تشخیص کو بار ہا غلط ہوتے بھی آپ دیکھ چکے ہیں۔ خود ڈاکٹر کو بھی اپنی رائے کے بالکل یقینی و قطعی ہونے کا دعویٰ نہیں۔ باوجود ان سب باتوں کے آپ کا دل آپ کے قابو میں نہیں۔ اور اس عزیز سے جتنا زیادہ تعلق آپ کے دل کو ہو۔ اسی نسبت سے آپ غم و صدمہ بھی زیادہ محسوس کر رہے ہیں۔ حالانکہ بہت ممکن ہو کہ ڈاکٹر کی رائے بالکل ہی غلط ثابت ہو!

لیکن ایک اور وقت بھی آنے والا ہے جس کا پیش آنا قطعی و حتمی یعنی قطعی و یقینی ہے۔ آپ کے کسی عزیز یا دوست کو نہیں، بلکہ خود آپ کو اس کی خبر دینے والا کوئی ڈاکٹر نہیں، جس کی دیانت یا جس کی واقفیت میں شک و شبہ کی گنجائش ہو، بلکہ اس کی خبر دینے والی ہر زمانہ اور ہر ملک کے پاکوں اور سچوں کی پوری جماعت کی جماعت رہی ہے۔ اور جس میں کسی قسم کی نزاع یا اختلاف نہیں، پھر یہ کیا ہے کہ اس متواتر اور واجب الاعتبار ذات سے متعلق خبر سن کر آپ میں کوئی اضطراب و انتشار نہیں پیدا ہوتا۔ اور آپ بدستور کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، دوستوں سے ملنے اور تفریح کرنے، مکان بنوانے اور زمینداری کے انتظام کرنے، روپیہ کمانے اور بینک میں جمع کرنے، غرض دنیا کے ہر کام میں اسی طرح لگے ہوئے ہیں! یہ خبر کس وقت سے متعلق ہے؟ اس "وقت" اس "ساعت" کا ذکر قرآن پاک میں پڑھئے۔ حدیث نبوی کے اوراق میں تلاش کیجئے، توریت، انجیل، دنیا کی ہر قوم کی مقدس کتابوں میں دیکھئے، دنیا کے ہر پاک نفس، ہر برگزیدہ، ہر راست باز کی زبان سے سنئے۔ اور اس پر بھی تشفی نہ ہو تو رات کی خاموشی میں ٹھنڈی کی جھنکاہٹ سے الگ تاریکیوں میں آبادیوں کے ہجوم سے الگ، تنہائیوں میں، شہر و دیہات کے شور و شغب سے الگ خاموشیوں میں، خود اپنے دل سے دریافت کیجئے

وہ وقت، آہ! وہ وقت، جب ہمارا یہ دنیوی عزت و وقار، یہ حکومتیں اور وجاہتیں، یہ پر تکلف پوشاکیں اور بیش قیمت سواریاں، یہ کوٹھیاں اور بنگلے، یہ گاڑیاں اور موٹریں، یہ شہرتیں اور ناموریاں، یہ زمینداریاں اور ریاستیں، یہ اختیارات اور عہدے، یہ جاگیریں اور منصب، یہ تعلیمی ڈگریاں اور پیشہ وارانہ شہرتیں، ان میں کوئی ایک شے ذرہ بھر بھی کام نہ آ سکے گی اور وہ وقت جب اس جسم کے جس کی پرورش و ناز برداری میں ہم آج بے تکلف اپنے غریب عزیزوں اور محتاج ہمسایوں کی حق تلفی کر رہے ہیں۔ پوری پوری جان کھینچ کھینچ کر نکل رہی ہو گی۔ وہ وقت جب بیوی اور بچے، بھائی اور بہن، دوست اور عزیز کسی کی بھی دلچسپ، پرلطف، شگفتہ صحبت ہمیں ہنسا سکنے پر قادر نہ ہو سکے گی۔ وہ وقت جب یہ جسم سفید چادر میں لپٹا ہوا، ایک کھری چارپائی پر پڑا ہو گا، وہ وقت، جب ہم اپنے جسم نازک سے ایک مکھی تک کو بھی نہ اڑا سکیں گے۔ وہ وقت، جب ہم اپنے عزیزوں اور بیگانوں ہی کے ہاتھوں ایک تنگ و تاریک گڑھے میں ڈال دیئے جائیں گے اور جب ہمارے اوپر کیڑوں میں مٹی ڈال دی جائے گی۔ وہ وقت جب ہمارا یہ جسم، جس کی آرائش و زیبائش کی دھن میں آج اللہ کی اطاعت اور مخلوق کی خدمت سب کچھ بھولی ہوئی ہے۔ گل کر اور سڑ کر ایسا گندا ہو جائے گا کہ خود ہمارے بیوی اور بچے تک اس سے وحشت کرنے لگیں گے اس نازک اور مشکل گھڑی کو اس قطعی اور یقینی وقت کو بھلائے رکھنا کیا یہی ہماری دانشمندی ہے، یہی ہماری زیرکی یہی ہماری دانائی ہے!

سید امین الحسینی مرحوم اور قائد اعظم

مفتی اعظم فلسطین بانی پاکستان کے مداح تھے

تحریر: [illegible] احمد قریشی

عالم عرب و اسلام کی ایک جلیل شخصیت مفتی اعظم فلسطین سید امین الحسینی کا انتقال ۴ جولائی ۱۹۷۴ء کو ہوا تھا

اس مضمون میں بعض تاریخی حقائق — فلسطین کے مسئلے سے مسلمانان ہند اور مسلم لیگ کی دلی ہمدردی، انگریزوں کی سامراجی پالیسی پر قائد اعظم کی مسلسل تنقید، مفتی اعظم مرحوم کی نظروں میں قائد اعظم کے مقام و مرتبہ اور حریت پسندانہ کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جو اپنی جگہ مستقل افادیت کے حامل ہیں۔

۱۹۴۶ء میں قاہرہ میں قائد اعظم کے اعزاز میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مجاہد کبیر حضرت سید امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین نے انہیں پرجوش خراج تحسین پیش کیا تھا اور اہل مصر کو بتایا تھا: "میں نے محمد علی جناح سے گفتگو کی ہے۔ مجھ سے زیادہ برطانوی ملوکیت اور سامراج کا دشمن شاید ہی کوئی ہو، چنانچہ میں نے قائد اعظم جناح کے خیالات و افکار کو انگریز دشمنی کی کسوٹی پر بھی پرکھا۔ وہ حقیقتاً آزادی چاہتے ہیں اور آزادی کے حصول کے لئے انگریز کے مقابلہ کا عزم رکھتے ہیں، میں ان سے گفتگو کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مسٹر جناح نہ صرف بہترین دستوری اور آئینی شخصیت کے حامل ہیں، بلکہ ایک انقلابی صفات رہنما بھی ہیں، انقلابی افکار و خیالات ان کے دل و دماغ میں جلوہ گر ہیں۔ مجھے اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اپنی آزادی کے حصول کے لئے برطانوی شہنشاہیت اور ہندو سرمایہ داری دونوں کے خلاف لڑنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔"

اس تقریر میں مفتی اعظم نے فرمایا تھا: جب کوئی قوم اس بات کا عزم کر لیتی ہے کہ وہ اپنی آزادی کے لئے بڑی سے بڑی طاقتوں سے ٹکرا جائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس قوم کی آزادی کو نہیں روک سکتی۔ ہندوستان کے مسلمان اپنی آزادی کا نعرہ لگاتے ہیں تو ہندو یا کسی اور فرقہ کو ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آزادی ہر قوم کا پیدائشی حق ہے، کسی قوم کو محض طاقت اور اکثریت کے بل بوتے پر یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ دس کروڑ مسلمانوں کو مجبور کر سکے کہ وہ اکثریت کے سامنے سرنگوں ہو جائیں۔ قطع نظر اس بات کے کہ پاکستان کے قیام سے مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچے گا یا نہیں پاکستان کی حمایت اس بنا پر بھی کرتا ہوں کہ آزادی ہر قوم کا حق ہے؛ ہندوستانی مسلمانوں نے اسلامی ممالک کے ابتلا میں ہمیشہ مسلمانوں کا ساتھ دیا ہے۔ اگر آج ہندوستان کے مسلمان انتشار و مصائب میں ہم سے مدد کے طالب ہیں تو تمام عرب ممالک کے مسلمانوں سے توقع ہے کہ وہ اس موقع پر ہندوستانی مسلمانوں کی اس جدوجہد میں مدد کریں۔

مجاہد کبیر مفتی سید امین الحسینی بڑی مستقل مزاج شخصیت تھے۔ ان کی ساری زندگی بڑی اذیت کی حالت میں گزری۔ انہوں نے برطانوی سامراج کے خلاف فلسطین میں جہاد آزادی کی رہنمائی کی اور عمر بھر برطانوی سامراج کے خلاف برسر پیکار رہے۔ انہوں نے کبھی کسی مرحلہ پر بھی برطانوی سامراج سے سمجھوتہ نہیں کیا اور جنگ عظیم دوم میں تو عراق کے رشید عالی گیلانی کو آمادہ کیا کہ وہ برطانوی ملوکیت کے خلاف مسلح جدوجہد کریں۔ مفتی اعظم برصغیر کی سیاسیات سے گہرا تعلق رکھنے کی وجہ سے ہندوستان کے تمام سیاسی رہنماؤں سے خوب واقف تھے۔ رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر اور مسیح الملک حکیم اجمل خان سے تو ان کے دوستانہ روابط تھے۔ مولانا محمد علی کی بیت المقدس میں تدفین کا انتظام بھی انہوں نے کیا تھا۔ انہیں مولانا محمد علی کی یہ بات خوب یاد تھی کہ جب وہ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلستان جا رہے تھے۔ مفتی اعظم ان سے ملنے کے لئے راستہ میں جہاز پر گئے۔ مولانا محمد علیؒ کی طبیعت ناساز تھی، وہ مولانا سے گفتگو کر رہے تھے کہ دوسری جانب سے مسٹر محمد علی جناح آ گئے۔ اس پر مولانا محمد علی نے فرمایا مفتی صاحب دعا کیجئے کہ مسٹر جناح مسلمانوں کی رہنمائی کریں۔ یہ اپنی ذہانت کی بنا پر مسلمانوں کی قیادت کے اہل ہیں۔ حکیم مشرق علامہ اقبالؒ بھی مفتی اعظم فلسطین کے مخلص قدردان تھے حضرت علامہ تو ان کی دعوت پر ۱۹۳۱ء میں بیت المقدس میں موتمر عالم اسلامی کے جلسہ میں شریک ہوئے تھے، اور ان کی دعوت پر ۱۹۳۳ء میں مفتی اعظم بھی ہندوستان آئے تھے۔ اس طرح وہ ہندوستان کی سیاسیات میں قائد اعظمؒ کے بلند مقام سے آگاہ تھے۔ اور حکیم مشرق اور قائد اعظم کے اس انقلاب آفریں نظریہ کے سرگرم حامی تھے کہ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد صرف اسلام ہے اور پاکستان اسی انقلاب آفریں نظریہ کا نقش جمیل ہے۔ مفتی اعظم اتحاد عالم اسلامی کے نظریے کے بھی پرجوش حامی تھے۔ عرب قومیت کے سیلاب میں بھی ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی اور انہوں نے ہمیشہ اسلام کو ہی عربوں کے اتحاد کی بنیاد قرار دیا اور وہ اتحاد عالم اسلامی کی دعوت دیتے رہے۔ وہ جانتے تھے کہ مسلم لیگ اور قائد اعظمؒ نے ہمیشہ فلسطین کے عرب باشندوں کے مفادات کی بھرپور حمایت کی۔ قائد اعظم نے مسلم لیگ کی نئی تنظیم کا عزم کیا تو اس کی بنیادی پالیسی میں ہندوستانی مسلمانوں کی آزادی کے ساتھ ساتھ فلسطین کی آزادی بھی شامل کی گئی۔ چھ فروری ۱۹۳۰ء کو [illegible] کے نام ایک تار میں کہا تھا کہ فلسطینی مسلمانوں [illegible] اور مقامات مقدسہ سے ہندی مسلمانوں کو بھی گہرا تعلق ہے۔ مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس لکھنؤ میں تقریر کرتے ہوئے قائد اعظم نے برطانوی حکومت پر [illegible]

سید امین الحسینی مرحوم

ہے۔ ان کے اقتدار کا ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔ برطانیہ نے جنگ عظیم کے دوران عربوں سے کامل آزادی کا جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی گئی اور اب برطانیہ فلسطین کو تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ اگر برطانیہ نے عربوں کے ساتھ کئے گئے وعدے پورے نہ کئے تو ان کا یہ عمل خود اپنی قبر اپنے ہاتھوں کھودنے کے مترادف ہو گا۔ ہندوستان کے مسلمان اس جدوجہد میں عربوں کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ فروری ۱۹۳۸ء میں مسلم لیگ کی جانب سے ہندوستان بھر میں یوم فلسطین منانے کا اعلان کیا جسے قائد اعظم کی اپیل پر بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ مسلمانوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ وہ فلسطینی عوام کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ قائد اعظم نے مرکزی اسمبلی میں بھی مسئلہ فلسطین [illegible] حکومت کے رویہ پر [illegible] قائد اعظم نے کہا کہ حکومت برطانیہ کی جانب سے منعقدہ فلسطین کانفرنس میں ہندوستانی مسلمانوں کو بھی نمائندگی دی جائے۔ قائد اعظم کی فلسطینی عوام سے دوستی اور اسلامی ملکوں سے محبت کا سب سے بڑا اظہار ۱۹۳۹ء میں ہوا۔ دوسری جنگ عظیم کے آغاز کے بعد برطانیہ کی حکومت نے ہندوستان کی مختلف سیاسی جماعتوں کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی۔ قائد اعظم نے اس موقع پر جو شرائط پیش کیں وہ ان کی عالم اسلام سے گہری وابستگی کا مظہر ہیں۔ قائد اعظم نے ۵ دسمبر ۱۹۳۹ء کو تحریر کیا کہ مسلم لیگ ذیل کی شرائط تسلیم کرنے کے بعد تعاون پر آمادہ ہے۔ (۱) جنگ کے اختتام پر ہندوستان کے آئینی مسئلہ پر نئے سرے سے غور کیا جائے گا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کا مجوزہ وفاق نافذ نہیں کیا جائے گا (۲) ہندوستان پر کوئی آئین مسلمانوں کی اکثریت کی مرضی کے خلاف مسلط نہیں کیا جائے گا (۳) برطانیہ اس امر کی یقین دہانی کرائے کہ مسئلہ فلسطین عربوں کی خواہشات کے مطابق طے کیا جائے گا اور (۴) ہندوستانی فوج کسی اسلامی ملک کے خلاف استعمال نہ کی جائے گی۔ اس سے بڑھ کر قائد اعظم کی فلسطین دوستی کی کیا مثال ہو سکتی ہے۔ اس سے قبل ۱۹۳۸ء میں پٹنہ میں مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے قائد اعظم نے فلسطین کے عوام کے حق آزادی کی بھی پرزور حمایت کی تھی۔ جنگ عظیم کے اختتام پر فلسطین کے مسئلہ پر مختلف جماعتوں نے توجہ کی۔ یہودیوں نے اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر دیا۔ قائد اعظم نے بھی اپنی توجہ فلسطین کے مسئلہ کی جانب مبذول کی۔ مارچ ۱۹۴۶ء میں علی گڑھ میں قائد اعظم نے اپنی تقریر میں فلسطین کے مطالبہ آزادی کی پرجوش حمایت کی۔ ۱۹ مئی ۱۹۴۶ء کو قائد اعظم نے برطانیہ کو انتباہ کیا کہ مسئلہ فلسطین پر لیبر پارٹی کی پالیسی برطانیہ کے سابقہ وعدوں کی خلاف ورزی ہو گی۔ قائد اعظم نے برطانیہ کو خبردار کیا کہ یہود نواز پالیسی ترک کی جائے۔

مفتی اعظم کا یہ خیال بھی اس امر کا مظہر ہے کہ وہ قائد اعظم کو مسلمانوں اور عربوں کا دوست سمجھتے تھے۔ مفتی اعظم اس سے پوری طرح آگاہ تھے۔ مگر کانگرس کے رہنماؤں نے عرب دنیا بالخصوص مصر میں قائد اعظم کے خلاف بڑا پروپیگنڈہ کیا تھا کہ قائد اعظم برطانوی حکومت کے حامی ہیں۔ مصر کی برسراقتدار جماعت وفد پارٹی بھی کانگرس کے متحدہ قومیت کے نعرہ سے متاثر تھی۔ کانگرس کے نشر و اشاعت کے ذرائع نے بھی مصری عوام کو متاثر کیا تھا۔ قائد اعظم نے اسی صورت حال کے پیش نظر انگلستان کے سفر کے دوران چند روز مصر میں قیام کا فیصلہ کیا تاکہ کانگرس کے پروپیگنڈہ کا رد ہو۔ حسن اتفاق سے ان دنوں مفتی اعظم بھی قاہرہ میں اقامت گزیں تھے۔ انہیں اطلاع ملی تو انہوں نے قائد اعظم کے شایان شان استقبال کا اہتمام کیا۔ اخوان المسلمین کے قائد شیخ حسن البناء شہید بھی تحریک پاکستان کے پرجوش حامی تھے۔ اس لئے استقبال کے انتظامات میں پیش پیش تھے۔ قائد اعظم قاہرہ کے ہوائی اڈے پر اترے تو مفتی اعظم، شیخ حسن البناء اور ان کے بے شمار رفیقوں نے ہوائی اڈے پر قائد اعظم کا خیر مقدم کیا۔ اس استقبال نے قاہرہ کی فضا ہی بدل دی۔ ہندو کانگرس نے پروپیگنڈہ کے جو جال بچھائے تھے، وہ سب تار تار ہو گئے۔

ایران افغان شیعوں کو بھڑکا رہا ہے

پشاور — افغانستان کے صدر نور محمد ترہ کئی نے کہا ہے کہ ایران افغانستان کے شیعوں کو بھڑکا رہا ہے۔ ریڈیو کابل کے مطابق وہ [illegible] سے ملحقہ علاقوں کے قبائلی رہنماؤں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے افغان شیعوں سے اپیل کی کہ وہ ہمارے خلاف صف آرا نہ ہوں۔ پاکستان میں موجود افغان باغیوں کے بارے میں [illegible] انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی سرزمین پر ان مفروروں کو سرگرمیوں [illegible] انہوں نے کہا کہ افغان باغیوں کی وجہ سے پاکستان اور افغانستان کے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں [illegible]

مولانا محمد یوسف نے کی اور مرزا ابراہیم نے چوہدری ظہور الٰہی کا خیر مقدم کیا اور دونوں کے عزم و حوصلے اور جرأت کی تعریف کی۔ مرزا ابراہیم نے کہا کہ ہمیں ملک میں جمہوریت چاہیے، لیکن ایسی جمہوریت نہیں چاہیے کہ ماضی کے مفاد پرست عناصر پھر قوم کے نمائندے بن کر آ جائیں۔

پروفیسر غفور احمد

مشکل سے کھانا مل رہا ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستان نے ان پناہ گزینوں کی امداد کے لئے بین الاقوامی امداد کی اپیل کی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں پروفیسر غفور احمد نے کہا کہ موجودہ حکومت کو جماعت اسلامی کی حکومت نہیں کہا جا سکتا۔ اس حکومت کے ۲۲ وزیروں میں سے جماعت اسلامی کے صرف تین وزیر تھے۔ انہوں نے کہا کہ آٹھ ماہ میں جماعت کے ان وزیروں نے منصوبہ بندی کے بعد اہم کام کئے ہیں۔ اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ہم نے خود استعفیٰ دیا ہے تاکہ عام انتخابات ہو سکیں۔ پروفیسر غفور آج سعودی عرب روانہ ہوں گے جہاں وہ عمرہ ادا کریں گے۔ پھر وطن واپس آ جائیں گے۔

چوہدری ظہور الٰہی

ہو گئی ہے۔ کیا ڈیرہ غازی خان کی سرزمین پر [illegible] کا خون ناحق نہیں بہایا گیا۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ ایسے حالات میں ہم نے اپنی جان و مال کی قربانی دے دی ورنہ آنے والی نسلیں ہم پر لعنت بھیجتیں۔ قتل و غارت کے اس دور میں ہم کیسے خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اور ملک و قوم کو اس بحران سے نکالنا ہمارا اولین فرض تھا۔ چوہدری ظہور الٰہی نے کہا کہ جنرل ضیاء الحق مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مارشل لاء لگا کر خانہ جنگی جیسی کیفیت کو ختم کیا۔ ملک میں قانون کی حکمرانی کا دور شروع ہوا۔ قیام پاکستان کے ۳۲ سال بعد ملک نظام مصطفےٰ کی نعمتوں سے مالا مال ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ ہم نے مارشل لاء حکومت سے تعاون کیا۔ قیام پاکستان کا مقصد یہی تھا کہ اس سرزمین پر اسلام کو عملی شکل میں نافذ کیا جائے۔ چوہدری ظہور الٰہی نے ملک کے موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس بات کا اعتراف ہے کہ پاکستان قومی اتحاد اب وہ نہیں رہا جو اپنے قیام کے وقت تھا، تاہم انہیں اس بات کا یقین ہے کہ ملک کا آئندہ وزیر اعظم وہی شخص ہو گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پیروی کرے گا اور اس سرزمین پر کوئی "فرعون صفت" انسان پیدا نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اب بھی ملک میں نظام مصطفےٰ قائم کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو شاید پھر کبھی کامیاب نہ ہو سکیں ایسی صورت میں دنیا ہمیں کہے گی کہ شاید اسلام اور اسلامی نظام میں کوئی خرابی ہے جو عملی صورت میں نافذ العمل نہیں ہو سکتا۔ [illegible]

سوئٹزرلینڈ میں [illegible] پاکستان گرفتار

[illegible]

بقیہ یوم شہدا

زخمی ہو گئے۔ لوگوں نے شہیدوں اور زخمیوں کو کندھوں پر اٹھا کر شہر کا گشت کیا جس پر حکومت نے سارے سرینگر میں کرفیو نافذ کیا۔ فائرنگ [illegible]

سید امین الحسینی مرحوم کے متعلق مضمون کی اشاعت ضروری تھی اس لئے زبان خلق کا صفحہ شریک اشاعت نہ ہو سکا

زبان خلق کے صفحہ کیلئے مضامین محفوظ ہیں۔ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ کیجئے

چاندنی چوک چاٹ

کی جانب سے

دعوتِ عام

کسی بھی قسم کی چاٹ کھائیے اور اس اشتہار کو دکھلا کر
۱۰ فیصد رعایت حاصل کیجئے

CHANDNI CHOWK CHAT

Mouthwatering Pani Puri, Dahi Puri,
Bhel and Aloopuri Chats
421-3055

401 DONLANDS AVE., TORONTO

دلی اسپیشل فوڈز

تازہ حلال گوشت سے تیار کردہ مصالحے دار
بریانی، کباب، اور دوسرے لذیذ کھانے یہاں
کھائیں یا اپنے ہمراہ لیتے جائیں۔

DILLI SPECIAL FOOD

Pakistani Specialties In Biryani,
Niyari At Their Best

401 Donlands Avenue, Toronto, Ontario

421-9572

ضرورت ہے

ٹیلرز کی جو زنانے اور مردانے کپڑے
سینے میں ماہر ہوں۔ کام میں صفائی اور
تیزی ضروری ہے۔ ٹیلرنگ کی دوکان چاندنی
چوک (نزد ڈان لینڈ سینما) میں واقع ہے۔
دلچسپی رکھنے والے درج ذیل فون نمبر پر
رابطہ قائم کریں۔

مسز خان 424-1810

بے بی سٹنگ کیلئے ایک خاتون
کی جو ۱۲ گھنٹے روزانہ گھر پر رہ کر
ایک سالہ بچی کی دیکھ بھال کر سکیں۔
معقول معاوضہ۔ رابطہ قائم کریں

ناہید
فون نمبر 421-9572

ایک اردو اخبار کے اجراء کیلئے
پارٹنر کی ضرورت ہے۔ باذوق خواتین و
حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں
علی۔ P.O. Box 2114
STATION. B
SCARBOROUGH, ONT.

برائے فروخت

ڈونلڈ اس اور ڈینس پر واقع دو کمرے
کا خوبصورت مکان نیا فریج اور اسٹوو
مکمل طور پر قالین سے آراستہ قیمت
صرف ۳۹۹۰۰/ ڈالر۔ تفصیل کیلئے
فون کیجئے۔ 272-0952

ضرورتِ رشتہ

پاکستانی سنی دوشیزہ عمر ۲۲ سال کیلئے
امیگرینٹ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ مہاجر
لڑکے کو ترجیح دی جائے گی۔ تفصیلات
کیلئے لکھئے
امجد شیخ معرفت پیغامبر

۲۶ سالہ تعلیم یافتہ نیک سیرت مسلم
نوجوان مقیم ٹورانٹو کیلئے امیگرینٹ لڑکی کا
رشتہ درکار ہے۔ لڑکی کا اعلیٰ سیرت اور اسلامی
اقدار کا حامل ہونا ضروری ہے۔ تفصیلی خط
لکھیں۔
ایم علی معرفت پیغامبر

کینیڈین شہری عمر ۲۶ سال برسرِ روزگار کیلئے
پنجابی خوبصورت تعلیم یافتہ دوشیزہ کا رشتہ درکار ہے
جو کہ اچھے خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔ پہلے ہی مکتوب میں
تمام اہم تفصیلات سے آگاہ کریں۔
JAWAID
P.O. Box 5047
STATION. A, TORONTO
M5W 1N4

۲۲ سالہ مہاجر لڑکے کیلئے امیگرینٹ
لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکا اعلیٰ خاندان
سے تعلق رکھتا ہے اور فیلڈ سپروائزر ہے۔
صرف سنجیدہ فیملی رابطہ قائم کریں۔
مریم معرفت پیغامبر

ضرورتِ رشتہ

ایک معزز خاندان کے نوجوان ڈینٹسٹ
تعلیم یافتہ نوجوان ایم بی بی ایس ہیں
سالہ انتظامی اور تحقیقی اور سات سالہ
تدریسی تجربہ حاصل ہے، ذاتی مکان
اور مستقل ملازمت آفیسر گریڈ تعلیم
کے لئے ایک دیندار، حسین، صالحہ، عفیفہ
اور سلیقہ مند معزز خاندان کی دوشیزہ
سے رشتہ درکار ہے۔
س - م - معرفت پیغامبر

پاکستان میں مقیم معزز گھرانے کی
۲۰ سالہ دوشیزہ کیلئے امریکہ یا کینیڈا میں
مقیم امیگرینٹ لڑکے کا رشتہ درکار ہے
لڑکی کے رشتہ دار ٹورانٹو میں عرصہ ۱۰
سال سے مقیم ہیں۔ ذات پات کی
کوئی قید نہیں۔ تفصیلات کیلئے
لکھیئے۔
سلطان معرفت پیغامبر

یہ جگہ

آپ کے اشتہار کیلئے خالی
ہے۔ مختصر اشتہار کا معاوضہ
صرف چھ ڈالر ہے جس کا
پیشگی آنا ضروری ہے۔

ہم آپ کو چاند پر تو نہیں لے جا سکتے مگر دنیا کے ہر کونے میں پہنچا سکتے ہیں

جی ہاں! ہم اعلیٰ اور معیاری سروس کیلئے مشہور ہیں۔

جی ہاں! ہم اپنی بہترین خدمات کیلئے مشہور ہیں۔

جی ہاں! ہم سستی ٹکٹوں کیلئے مشہور ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ

ہم اپنی دیانتداری کی وجہ سے مشہور ہیں

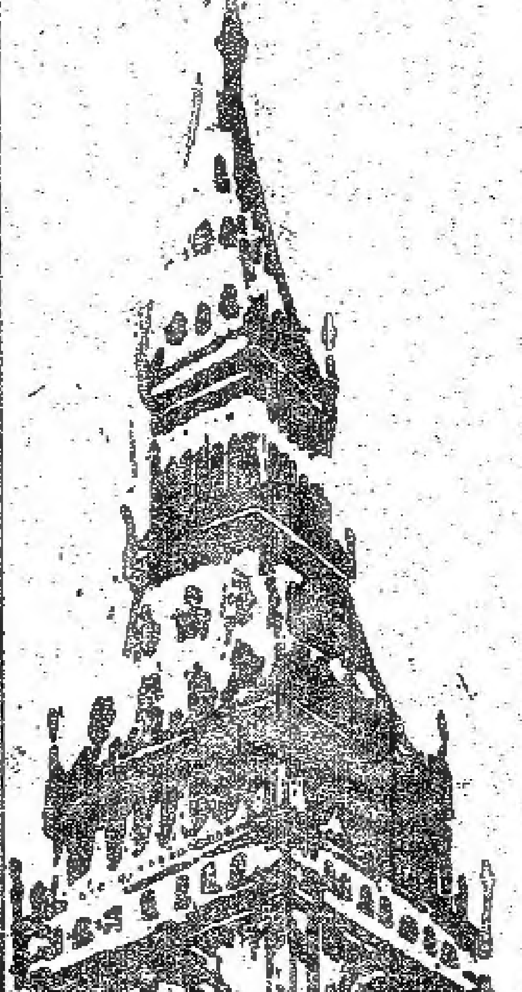

اس کے علاوہ اس سال

حج

بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کرنے والے حضرات کے لئے
ہم نے خاص طور پر انتظامات کئے ہیں۔ تاکہ عازمین حج کو کسی قسم کی
تکلیف نہ ہو۔ ہمیں فون کیجئے یا ملئے۔

ہم آپ کے ویزا اور دوسرے تمام مسائل بہت کم وقت میں حل کر سکتے ہیں۔

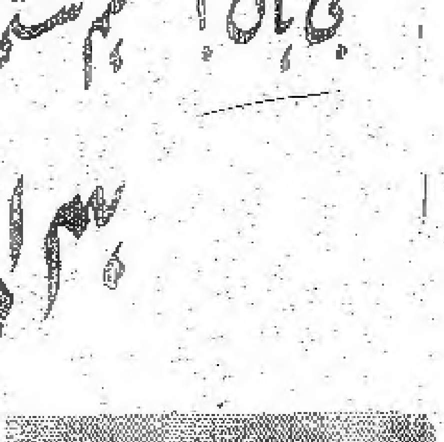

محمد جاوید پال

Big Ben Travel

IATA

Suite 201, Victory Bldg.
80 Richmond St. West.
Toronto, Ontario
Canada M5H 2A4
Tel: 364-0750

آج ہی فون کریں
364-0750

North Hill
Shopping Center
1768 14 Avenue N.W.
Calgary, Alberta,
Canada, T2N 1M5
Tel: [403] 289-1913

FORTNIGHTLY
MESSENGER
7 DELANO PLACE No. 10
SCARBOROUGH, M1N 1M3
ONTARIO, CANADA
PHONE (416) 267-8086
EDITOR & PUBLISHER: SOHAIL AKHTAR

VOL. 2 | July 7 1979 | NO. 9

وقت اور پیسہ بچانے کے لئے
BIG BEN TRAVEL
Please Call 364 0750

NORTH HILL SHOPPING CENTRE
1755 - 14 AVENUE N.W.
CALGARY, ALBERTA, CANADA
T2N 1M5
TELEPHONE (403) 289-1913 4

SOUTHCENTRE MALL
100 ANDERSON RD. S.E.
CALGARY, ALBERTA, CANADA
T2J 3V1
TELEPHONE (403) 271-1793 4

MARLBOROUGH TOWN SQUARE
3835 MEMORIAL DR. N.E.
CALGARY, ALBERTA, CANADA
T2A 2K2
TELEPHONE (403) 273-7678 9

SUITE 201 VICTORY BUILDING
80 RICHMOND STREET WEST
TORONTO, ONTARIO, CANADA
M5H 2A4
TELEPHONE (416) 364-0750

IATA

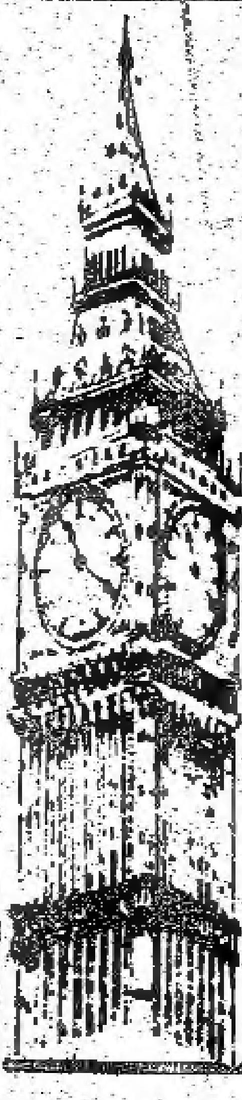

پیپلز پارٹی کے لیڈروں سے بزنجو اور مینگل کی بات چیت

نئی سیاسی جماعت پاکستان نیشنل پارٹی اور پیپلز پارٹی میں انتخابی سمجھوتہ پر غور

مزید بات چیت پیپلز پارٹی کی مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد ہو گی

ایک دوسرے کے دشمن باہم ہو رہے ہیں

ایک بھیانک مذاق

جسے نوجوان کو دکھانے کے بہتر زندگی سے محروم کر دیا

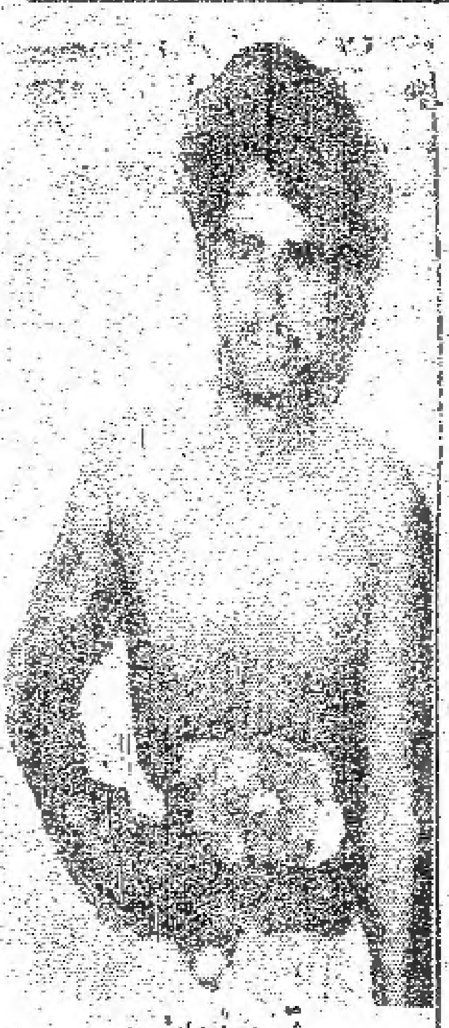

بدقسمت نوجوان

افغانستان کے مسئلہ پر ڈیسائی نے برزنیف کی حمایت کر دی

تباہی سے بچنے کا واحد ذریعہ افغانستان میں عدم مداخلت ہے

مرارجی ڈیسائی

مجوزہ گول میز کانفرنس سے قبل ایسے فیصلوں پر عملدرآمد کی ضمانت دی جائے